

Classic Urdu Material

اسلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنف / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔
بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔
نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کلاسیک اردو میٹیریل کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا
ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال
کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page: <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

شکریہ

انتظامیہ کلاسیک اردو میٹیریل

میں تم اور محبت از قلم سدرہ یونس

مکمل ناول

سردیوں کی ٹھہرتی ہوئی صبح میں آذان کی خوبصورت آواز سے اسکی آنکھ کھلی۔ حسبِ معمول آج پھر اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا روز کی طرح آج بھی وہاں کوئی نہ تھا۔ کل رات بارش خوب برسی تھی اور ٹھنڈ میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے بال سمیٹے بیڈ سے اتری اور واشروم میں چلی گئی جب وہ باہر نکلی تو اسکا چہرہ گیلا تھا یقیناً وہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگی تھی اس نے بیڈ کے سائیڈ پر جائے نماز بچھائی اور نماز پڑھنے لگی۔ نماز مکمل کر کے جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو آج پھر دل خالی سا لگا وہ بغیر دعا کیے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے تو دسمبر کا مہینہ بہت ہی پسند تھا اور سردیوں کی بارشیں بھی لیکن یہ دسمبر اور بارش بھی اسکے دل کو خوش نہ کر سکے شاید وہ اپنے ساتھ ایل کی زندگی بھی ساتھ لے گیا تھا۔



نماز پڑھ کر وہ دوبارہ سوئی تو دس بجے فون کی گھنٹی سے اس کی آنکھ کھلی جب اس نے فون اٹھایا تو ماریہ کا نمبر دیکھ کر مسکرا دی۔ اور فون اٹھایا۔
ہیلو ماریہ کی چمکتی آواز آئی۔

اسلام علیکم! ایل سوئی ہوئی آواز میں بولی۔

وعلیکم السلام ڈیئر ایسٹ ایل کیا کر رہی ہو؟

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو ماری آئی کیوں نہیں ابھی تک؟ ایل نے ماریہ سے پوچھا جو کہ اپنی خالہ کی ہاں گئی ہوئی تھی اس کی خالہ کراچی میں رہتی تھی ماریہ کو گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا پر وہ ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔

اوہ سوری ایل! میں دو دن تک آ جاؤنگی وہ خالہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو میں نے سوچا دو دن اور ٹھہر جاتی ہوں پھر تھوڑی روز آنا ہوگا۔ ماریہ نے تفصیل سے جواب دیا۔ تم مجھے مس کر رہی ہو کیا؟

ہاں یار قسم سے بہت یاد آرہی ہے تم (☺)۔ ایل نے اداس لہجے میں کہا۔

تم فکر نہ کرو میں جلدی آنے کی کوشش کروں گی اور کھانا وغیرہ ٹھیک سے کھانا یہ نہ ہو کہ میرے آنے تک دہلی ہو جاؤ آخر پر ماریہ نے ہنس کر کہا۔

ٹھیک ہے جلدی آنا۔ ایل نے کہا

اوکے ٹھیک ہے اللہ حافظ پھر بات ہو گی۔

اوکے اللہ حافظ۔

ایل نے موبائل رکھ دیا اور اٹھ کر نیچے آ گئی۔



تائی جان صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی تائی جان نے اسے دیکھ کر تسبیح رکھی اور اسے پیار کرنے لگیں

اٹھ گئی میری گڑیا۔ تائی جان نے پیار سے کہا

جی تائی جان۔

کیا ناشتہ کرے گی میری بیٹی؟ وہ پوچھنے لگیں۔

میں ابھی پارک جا رہی ہوں تھوڑی واک کر آنے کے بعد ناشتہ کروں گی۔ ایل نے کہا۔

ٹھیک ہے کوئی شال وغیرہ لے لو باہر بہت ٹھنڈ ہے۔ تائی جان نے شال اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نے شال تھام لی اور باہر نکل آئی باہر واقعی بہت ٹھنڈ تھی اس نے شال کندھوں کے گرد لپیٹ لی۔

ٹھنڈی ہوا سے اس کے بال بار بار اڑ کر اس کے منہ پر آرہے تھے جنہیں وہ بار بار پیچھے کرتی تھی۔ اس کے گھر کے پاس ایک چھوٹا سا پارک تھا وہ چلتی ہوئی وہیں جا رہی تھی جہاں دائم نے اسے پہلی بار دیکھا تھا اور اپنا دل دے بیٹھا تھا لیکن اس وقت ایل کو نہیں پتہ تھا کہ کوئی کب سے اسے دیکھ رہا ہے۔

پارک میں پہنچ کر وہ کچھ دیر واک کرتی رہی اور پھر اسی بیچ پر بیٹھ گئی کافی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد جب وہ تھک گئی اور سردی کا بھی احساس ہوا تو اٹھ کر گھر آگئی۔ نا جانے کیوں کچھ دنوں سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تھی گھر پہنچ کر ابھی وہ سیڑھیوں تک پہنچی ہی تھی کہ زوردار چکر آیا اور وہ کھڑی نہیں رہ پائی اور اوندھے منہ فرش پر گر گئی۔ یوں لگا جیسے دنیا اندھیر ہو گئی ہو اور وہ وقت میں پیچھے چلی گئی ہو۔



آٹھ ماہ پہلے:

وہ ابھی ابھی تیار ہو کر کچن میں آئی تھی جہاں تائی جان اور اس کی ماں مومنہ مل کر شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔

ہیلو لیڈیز کیا ہو رہا ہے؟ ایل چمکتی ہوئی آواز میں بولی۔

کھانا تیار ہو رہا ہے نظر نہیں آ رہا مومنہ غصے سے بولیں وہ کب سے اسے آواز دے رہی کہ کچن میں آکر اس کی ہیلپ کروا دیں مگر وہ نہیں آئی اور اب جبکہ کھانا پکنے کے قریب تھا تو وہ آوارہ ہوئی تھی۔ ایل نے پاس پڑے باؤل میں سے ٹکیوں کا مصالحہ اٹھا کر کھایا تو وہ غصے سے بولیں۔ کیا کر رہی ہو ابھی پکا ہے نہیں اور کھانا شروع کر دیا۔

کیا ہو گیا ہے مومنہ کیوں بچی کو ڈانٹ کر رہی ہو؟ تائی جان بولیں تو وہ تائی جان کو کندھوں کے پیچھے سے پکڑ کر پیار سے بولی۔

دیکھیں امی آپ سے اچھی تو تائی جان ہے جو مجھے اتنا پیار کرتی ہیں ایسا لگتا ہے جیسے میں آپ کی سوتیلی بیٹی ہوں وہ برا منہ بناتے ہوئے بولی۔

اس بات پر مومنہ نے اسے گھور کر دیکھا اور تائی جان ہنسنے لگیں۔

کہاں کی تیاری ہے کہاں جا رہی ہو؟ مومنہ اسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولیں۔

کہیں نہیں بس یہ ذرا ماموں کے گھر کھیر دینے جا رہی تھی۔ اس نے فریج سے کھیر کا باؤل نکالتے ہوئے کہا۔

اچھا جلدی آنا دے کر۔ مومنہ نے کہا۔

اوکے امی۔ وہ کھیلر کوڑے میں رکھ کر باہر نکل آئی اس کے گھر سے دو گھر چھوڑ کر اس کے ماموں کا گھر تھا۔

کھلے دروازے سے جب وہ لاؤنج میں داخل ہیں تو ارسل سامنے ہی بیٹھا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا۔

ہیلو بیوٹیفل کیسی ہو؟ ایل کو دیکھتے ہی وہ اس کے پاس آ گیا۔

یہ کیا لائی ہو میرے لئے؟ اس کے ہاتھ سے ٹرے لیتے ہوئے وہ پوچھنے لگا۔

میں ٹھیک ہوں اور یہ تمہارے لئے نہیں میں اپنے ماموں کے لیے لائی ہوں ہونہہ! وہ ارسل سے ٹرے واپس لیتے ہوئے بولی۔

بہت بری ہو قسم سے بندے کا دل ہی توڑ دیتی ہو اب تمہارے ماموں شوگر کے ساتھ اتنی میٹھی کھیر کیسے کھائیں گے؟ وہ برا منہ بناتا ہوا بولا۔

مجھے جتاؤ نہیں مجھے بھی پتہ ہے ماموں کو شوگر ہے اس لئے میں چینی کی بجائے شوگر فری ڈال کر لائی ہوں۔ ایل نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

اوہ اچھا جی ماموں کا اتنا خیال ہے ماموں کے بیٹے کا نہیں۔ ارسل نے مسکین شکل بناتے ہوئے کہا۔

بالکل بھی نہیں! وہ ہنستے ہوئے وہاں سے چلی گئی کچن میں سارا کھڑی تھی اسے ٹرے پکڑائی، سلام کیا اور باہر آگئی سارا ادسل کی بڑی بہن تھی اور بہت اچھی تھی۔ وہ باہر آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔

کیا ہوا؟ ارسل نے پوچھا۔

کچھ نہیں مامی کہاں ہیں؟ سوچ رہی ہوں آج بھی ان سے ڈانٹ کھا کر جاؤں یا ایسے ہی چلی جاؤں۔ ایل نے کہا۔

امی کو چھوڑو میں تمہیں ڈانٹ دیتا ہوں۔ ارسل نے آتکھ دباتے ہوئے کہا۔

تب ہی مامی لاؤنج میں داخل ہوئی ایل انہیں دیکھتے ہیں

سیدھی ہو کر بیٹھی اور انہیں سلام کیا۔

السلام علیکم مامی کیسی ہیں آپ؟ ایل نے کہا۔

وعلیکم السلام ٹھیک ہوں کیسے آنا ہوا؟ وہ سرد لہجے میں بولیں۔

وہ ایل پاپا کے لیے کی کھیر لائی تھی ایل کی بجائے ارسل نے کہا۔

میں نے ایل سے پوچھا ہے تم سے نہیں۔ صالحہ نے غصے سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔

جی مامی میں ماموں کے لئے شوگر فری کھیر لائی تھی انہیں بہت پسند ہے ناں۔ ایل نے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

اچھا مومنہ نہیں آئی کافی دن سے؟ مامی نے سرد لہجے میں پوچھا۔

جی نہیں گھر میں ہی مصروف رہتی ہیں۔

ہمممم اچھا! چلو ارسل مجھے مارکیٹ تک لے چلو کچھ سامان خریدنا ہے انہوں نے ساتھ ہی ارسل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

تھی امی چلتے ہیں میں ذرا ایل کو گھر تک چھوڑ آؤں۔ ارسل نے کہا۔

وہ جیسے خود آگئی تھی ویسے خود جا بھی سکتی ہے۔ صالحہ نے غصے سے ارسل کو گھورا۔

جی مامی میں چلتی ہوں۔ ساتھ ہی ایل اٹھ کھڑی ہوئی۔

ارے میں آ رہا ہوں نہ چھوڑنے بس امی میں ابھی آیا۔ ساتھ ہی وہ ماں کو دیکھے بغیر باہر نکل گیا اور ایل بھی مامی سے نظر ہچاتی اسکے پیچھے ہوئی۔

مجھے چھوڑنے آنا تمہارے لئے ضروری تھا؟ ایل نے اسے غصے سے کہا۔

ہاں ضروری تھا۔ مگر وہ سست چل رہا تھا جیسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

تمہیں پتہ بھی ہے مامی کو ہم دونوں کا ساتھ اٹھنا بیٹھنا پسند نہیں۔ ایل نے کہا۔

ہاں تو کیا پھر میں تم سے بات کرنا ہی چھوڑ دوں؟ ارسل نے ناراضگی سے کہا۔

میں نے ایسے بھی نہیں کہا اچھا برا نہیں مناؤ اب۔

گھر کے دروازے پر پہنچ کر ایل نے اسے اندر آنے کو کہا مگر وہ وہیں سے انکار کرتا پلٹ گیا۔



فرقان اور سکندر دو ہی بھائی تھے بڑے فرقان تھے انکے دو ہی بچے تھے بڑا بیٹا دائم جو کہ سات سال سے لندن میں تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا تھا پھر چھوٹی بیٹی ماریہ تھی جو کہ دائم سے

پانچ سال چھوٹی تھی اس نے حال ہی میں ایم ایس سی کیمسٹری کے پیپر دیے تھے اور آجکل فری تھی۔ جبکہ سکندر صاحب چھوٹے تھے انکی ایک ہی بیٹی ایل تھی۔ ایل بہت ہی پیاری بچی تھی سکندر اور مومنہ کی کل کائنات تھی۔ جب ایل آٹھ سال کی ہوئی تو سکندر صاحب کا کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا۔ فرقان اور سمیعہ دونوں نے ہی ایل کو بہت پیار دیا تا کہ اسے اپنے باپ کی کمی محسوس نہ ہو۔ ان کے ساتھ ہی دو گھر چھوڑ کر حاشر صاحب کا گھر تھا ایل کے ماموں کا۔ اسکے ماموں بہت ہی اچھے انسان تھے جبکہ مامی صالحہ اکھڑ مزاج۔ صالحہ سے حاشر کی بہن اور بھانجی کیلیے محبت برداشت نہ ہوتی تھی اس لیے وہ ذرا ان ماں بیٹی سے کٹی کٹی رہتی تھی۔ جب بچے بڑے ہو گئے تو انکا مزاج بالکل نہ بدلا ویسا ہی رہا۔ سارہ اور ارسل اخلاق میں دونوں ہی باپ پر گئے تھے۔ کچھ عرصہ گزرا تو صالحہ نے محسوس کیا کہ ارسل ایل کو پسند کرنے لگا ہے تو انہیں ایل اور بری لگنے لگی۔ صالحہ نے ہمیشہ فریحہ کو اپنی بہو بنانے کا سوچا تھا جو کہ انکے بھائی کی بیٹی تھی۔



ایمل کچھ دن اپنی خالہ کے گھر رہنے آئی تھی جو کہ راولپنڈی رہتی تھیں جبکہ ایمل اسلام آباد میں۔ ابھی اسے آئے چار دن ہی ہوئے تھے کہ ماریہ کے فون پر فون آنے شروع ہو گئے اور اسے جلدی واپس آنے کو کہا لگے روز ہی وہ تیاری کر رہی تھی کہ ارسل اسے لینے آگیا۔ ارے ارسل تم کیوں آئے؟ وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

کیوں میں نہیں آسکتا کیا؟

اسلام و علیکم پھپھو! ساتھ ہی اس نے سلمیٰ بیگم کو سلام کیا۔

وہ اسکا حال احوال پوچھ کر کیچن میں اس کے لیے کچھ بنانے چلی گئیں۔

تمہیں لینے آیا ہوں یا تمہارے بغیر اسلام آباد بہت اداس ہے۔

اوہ اچھا جی اور اتنا بڑ کیوں لگا رہے ہو بولو کیا کام ہے؟ ایمل نے پوچھا۔

تمہیں تو ہر بات میں بڑ ہی نظر آتا ہے کبھی سچ بھی سمجھ لیا کرو۔ ارسل نے کہا۔

اچھا کہہ لیا اب بتاؤ کام کیا ہے؟ ایمل کی سوئی وہی اٹکی تھی۔

یار آج میرا برتھ ڈے ہے۔ اب وہ زور دے کر بولا۔

اوہ۔۔۔ ایمل کی اوہ کافی لمبی تھی۔ پیپی برتھ ڈے!! وہ شرمندہ ہوتے ہوئی بولی۔

سوری میں بھول گئی تھی۔

اچھا اب تیاری کرو چلیں ویسے بھی مجھے مومنہ پھپھو نے ہی بھیجا تھا تمہیں لینے۔

اچھا میں بس تھوڑی سی پیکنگ کرلوں۔ ایل نے کہا۔

اوکے۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا اور ایل پیکنگ کرنے لگی



چار دن پہلے:

رات کے تین بجے تھے اور ماریہ گہری نیند سو رہی تھی جب اسکا موبائل بجا موبائل کی مسلسل گھنٹی نے اسکی نیند خراب کر دی۔

ہیلو! اس نے آنکھیں کھولے بغیر فون اٹھایا۔

ہیلو ماریہ کیسی ہو؟ آواز سن کر اسکی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔

دائم! دائم! بھائی آپ؟ کیسے ہیں آپ؟

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟

میں بھی ٹھیک ہوں۔

لگتا ہے تم گہری نیند میں تھی لیکن خیر میری بات سنو میں کل پاکستان آ رہا ہوں سوچ رہا ہوں
سب کو سرپرائز دوں۔

واوو دائم بھائی آپ واپس آرہے ہیں۔ ماریہ کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔

ہاں اور تم کسی کو نہیں بتاؤ گی اوکے!

جی بالکل یہ ہمارا سیکرٹ رہے گا۔ ماریہ چمکتے ہوئے بولی۔

اب تم سو جاو لگتا تمہاری نیند ڈسٹرب ہس گئی۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ دائم بھائی مجھے تو اتنی خوشی ہو رہی کہ آپ اتنے سالوں بعد واپس آ
رہے ہیں۔

مجھے بھی بہت خوشی ہو رہی ہے باقی باتیں مل کر کریں گے اللہ حافظ!

اللہ حافظ۔ ماریہ نے فون رکھا اور کل کا سوچتے سوچتے سو گئی۔



ماریہ یہ آج تمہاری کونسی سپیشل فرینڈ آرہی ہے جو اتنی تیاریوں میں لگی ہو اور مجھے بھی لگایا ہوا۔
سمیعہ بیگم نے ماریہ سے پوچھا اور ساتھ ساتھ وہ ہانڈی میں چمچہ ہلا رہی تھیں۔

بس ہے کوئی سپیشل۔ آپ نے بس اچھی سی تیاری کرنی ہے تب تک میں نوربانو سے کہہ کر
صفائی کروا لوں۔ ماریہ کہتے ہی کچن سے باہر نکل آئی سب سے پہلے اس نے دائم کا کمرہ
صاف کروایا سارا گھر صاف کروایا پھر تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ اور گھڑی کی سوئیاں دیکھنے
لگی تب ہی اچانک اسکی آنکھ لگ گئی۔



خالہ جان آج میں میٹھے میں کھیر بنا لوں آپکو بہت پسند ہے نا۔ ایل نے خالہ جان سے پوچھا۔
ہاں ہاں بنا لو بیٹا جب سے آئی ہو کچن کے سارے کام کر رہی ہو پھر مومنہ کیوں کہتی ہے
ایل کوئی کام نہیں کرتی۔ خالہ نے حیرانگی سے ایل سے پوچھا۔

ارے چھوڑیے خالہ اپنی اولاد کو کون اچھا سمجھتا ہے اب امی مجھے عالیہ کی تعریفیں سناتی رہتی
ہیں کہ اس نے پورا گھر سنبھالا ہوا ہے پر یہاں آ کر لگتا نہیں ہے۔

ارے کہاں ایل ایسی کام چور اولاد ہے میری کیا بتاؤں۔ خالہ تڑپ کر بولیں۔

ہاہا دیکھا خالہ آپکو عالیہ کی تعریف راس نہیں آئی بس امی کو بھی میں راس نہیں۔ وہ آنکھ دباتے ہوئے بولی اور خالہ ہنس پڑیں۔

پھر شام تک وہ کھیر ہی بناتی رہی۔ خالہ کے گھر آکر اسے سکون ملتا تھا ماں کی بڑی بہن نانی کی جگہ رکھتی ہے ایسا ایل کو لگتا تھا کیونکہ اسکی خالہ نے اسے بہت پیار دیا تھا اور اس نے اپنا کالج خالہ کے گھر رہ کر ہی کمپلیٹ کیا تھا وہ عالیہ کے ساتھ مل کر پڑھتی تھی اور چھٹیوں میں گھر جاتی تھی۔ اس نے ڈگری کے چار سال خالہ کے گھر ہی گزارے تھے اب بھی وہ اکثر خالہ کے گھر آتی رہتی تھی۔



غیر معمولی قہقہوں اور آوازوں سے اس کی آنکھ کھلی وہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تبھی سامنے صوفے پر بیٹھے دائم کو دیکھا وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی دائم بھی اس کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا ماریہ اپنے بھائی سے لپٹ گئی۔

ماریہ کتنی بڑی ہو گئی ہو دائم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

دائم بھائی آپ آگئے اس کو دیکھتے ہی ماریہ کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔

ارے یار تم بھی رونے لگ گئی جب سے آیا ہوں رونا ہی دیکھ رہا ہوں پہلے امی اور مومنہ آنٹی کا اور اب تمہارا۔ دائم منہ بناتے ہوئے بولا۔

تو آپ جو اتنا عرصہ دور رہے ہیں وہ۔۔۔ ماریہ چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

تو میں پڑھائی اور جاب کے سلسلے میں ہی باہر رہا ہوں نا پاگل فضول میں تو نہیں نہ۔

ویسے ایک بات ہے پہلے سے زیادہ بینڈسم ہو گئے ہو بھائی وہ چمکتے ہوئے بولی۔

تھینک یو مگر افسوس ہے میں تمہارے لئے یہ الفاظ نہیں دہرا سکتا وہ مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔

ہا۔۔۔ ماریہ کا منہ بن گیا تو دائم نے اسے اپنے کندھے سے لگا لیا۔

دیکھو کیسی میسینی ہے بتایا تک نہیں مجھے آج میرا بیٹا آ رہا ہے سمیعہ بیگم اسے گھورتی ہوئی بولی۔

میں نے منع کیا تھا امی میں آپ کو سرپرائز دینا چاہتا تھا دائم بولا۔

دیکھا بھائی آپ نے امی میرے پیچھے ہی پڑی رہتی ہیں آپ کے حصے کا بھی مجھے ہی ڈانٹتی

ہیں۔ وہ بھائی کو دیکھ کر دکھ سے بولی۔

اچھا اب نہیں ڈانٹیں گی وہ امی کو دیکھتے ہوئے بولا تو سمیعہ بھی مسکرا دیں۔

چلو دائم بیٹا بھائی صاحب کھانے کی ٹیبل پر انتظار کر رہے ہیں تجھی مومنہ بیگم نے آکر کہا

اوکے چلیں۔ دائم نے کہا

کھانے سے فری ہو کر وہ اور ماریہ دونوں واک پر نکل آئے۔

ماریہ نے واک کے دوران ہی اس کا اتنا سر کھالیا کہ وہ ہنستے ہوئے بولا۔

ماریہ کیا کھاتی ہو؟ کیا پاکستان میں بادام کی قیمت کی بہت کمی ہو گئی ہے؟

نہیں بھائی کیا آپ کو اب یہاں کی قیمتیں بھی بھول گئی ہیں؟ ماریہ کو سمجھن نہ آیا تھا دائم مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

جب اسے سمجھا آیا تو اس کے پیچھے بھاگی۔

کیا آپ کو میرا بولنا اتنا برا لگ رہا ہے؟ وہ برا منہ بناتے ہوئے بولی۔

ارے نہیں یار مذاق کر رہا تھا ویسے یہ وہی پارک ہے نا جہاں ہم بچپن میں کھیلتے تھے۔ دائم ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا۔

جی وہی ہے میں اور ایل ابھی بھی یہاں آکر واک کرتے ہیں ماریہ نے بتایا۔

ایل ارے ہاں! میں تو اسے ملا ہی نہیں وہ کہاں ہے؟ دائم کو یاد آیا اس کی ایک کزن بھی

تھی جو زیادہ اپنی خالہ کے ہاں رہا کرتی تھی۔ جب وہ گیا تھا تب ایل اور ماریہ دونوں نانٹھ میں

تھیں۔ پھر تین سال بعد اس کا آنا ہوا تھا تب بھی ایل اپنی خالہ کے گھر تھی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ آیا نہیں اور اب سات سال بعد ہمیشہ کے لیے پاکستان واپس آ گیا تھا۔ وہ خالہ کے گھر گئی ہے ابھی اسے نہیں پتا کہ آپ آئے ہوئے ہیں۔

اچھا وہ ہمیشہ وہی ہوتی ہے زیادہ۔ دائم نے کہا۔

کیا اب بھی وہ اتنا ہی کھاتی ہے جتنا تب کھاتی تھی۔ دائم نے اس کی صحت کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا کیونکہ تب وہ بہت صحت مند تھی۔

ارے نہیں بھائی اب تو کافی چیلنج ہو گئی ہے وہ پہلے بھی اتنی موٹی تو نہیں تھی۔

اچھا جی چلو اب گھر چلیں ایک کپ کافی بنا دینا گھر جا کر۔

اوکے بھائی! وہ دونوں واپسی کے پلٹ گئے۔



آج:

گاڑی روکو جلدی جلدی۔۔۔ ایل نے ارسل کو زور دیتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ایل؟ ارسل نے یکدم بریک لگاتے ہوئے کہا۔

وہ دیکھو گول گپے۔۔ ایل نے اسے سڑک کے پار گول گپے والا دکھایا۔

توبہ ہے ایل۔۔ خدا کا خوف کرو اس لیے بریک لگوائی اگر ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو؟ وہ برہمی سے بولا

ہوا تو نہیں نہ۔۔ گول گپے دیکھتے ہی اس کے منہ میں پانی آگیا تھا پھر جب تک اس نے

گول گپے کھانا لے اسے سکون نہیں ملا۔



ارے یہ کیا؟ گاڑی کیوں روک دی؟ ارسل نے جب گاڑی اپنے گھر کے آگے روکی تو ایل نے حیرانگی سے پوچھا۔

آج میرا مامی سے ڈانٹ کھانے کا کوئی ارادہ نہیں وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بولی۔

ارے نہیں پڑتی تمہیں ڈانٹ میں ہونا۔۔ ارسل نے کہا۔

تم ہونا تو ہی تو پراہلم ہے وہ ہنستے ہوئے بولی اور زیادہ شارخ خان بننے کی ضرورت نہیں۔

اچھا اب اندر آؤ گی یا نہیں؟

کوئی خاص بات ہے؟ ایل نے پوچھا۔

یار آج میرا برتھ ڈے ہے وہی سیلیبریٹ کرنا ہے ت امی گھر پر نہیں ہے بس میں اور سارا ہی ہے اب آؤ۔

تم ہمیشہ میرا برتھ ڈے بھول جاتی ہوں جبکہ مجھے ہمیشہ تمہاری سالگرہ یاد رہتی ہے۔ وہ ناراض ہوتے ہوئے بولا۔

اچھا اچھا سوری زیادہ ڈرامے نہیں کرو۔ وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے ایل کا بیگ گاڑی میں ہی تھا۔

ادھر آؤ تمہیں اپنا روم دکھاؤں۔ ایک سرپرائز ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔
پہلے میں سارہ آپنی سے مل لوں۔ یہ کہتے ہی وہ سارا سے ملنے چلی گئی اس سے سلامی کر کے ارسل کے کمرے کی طرف آئی۔ اس نے دروازہ کھولا جو نہی دروازہ کھلا اندر کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

ارسل کا روم پھولوں اور غباروں سے سجا تھا یہ معمولی بات تھی لیکن جس چیز میں ایل کو حیران کیا وہ تھی ایل کی تصویریں جو بڑے بڑے فریم میں لگا کر دیواروں پر لگائی گئی تھیں۔

یہ سب کیا ہے ارسل؟ وہ سنجیگی سے بولی۔

یہ میرا پیار ہے ایل جو میں بچپن سے تم سے کرتا آیا ہوں۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔
تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ تم نے ایسا سوچا کہ کیسے؟ وہ یکدم غصے میں آگئی۔

محبت سوچ کر نہیں کی جاتی خود ہی ہو جاتی ہے اور مجھے معلوم ہے تم بھی مجھے پسند کرتی
ہوں۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

ڈونٹ ٹچ می۔ اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا۔

میں تمہیں پسند نہیں کرتی تم میرے لیے ماموں کے بیٹے سے زیادہ کچھ نہیں ہو بہتر ہے یہ
بات تم یہیں بھول جاؤ ورنہ ہم کزنز بھی نہیں رہیں گے۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکلنے لگی لیکن
جب وہ مڑنے لگی مامی دروازے میں کھڑی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی اور شاید ایل کے لیے
یہ بد قسمت ترین لمحہ تھا۔

مامی آپ! السلام علیکم! اس نے سلام کیا۔

چٹاخ۔ اس کے سلام کے جواب میں مامی نے زوردار تھپڑ اسے دے مارا۔

مجھے اسی بات کا ڈر تھا یہ ہی چاہتی تھی نہ تم اور تمہاری ماں کے مجھ سے میرا بیٹا چھین لو۔

ایل نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے دکھ سے مامی کی جانب دیکھا۔

امی اس میں ایل کا کوئی قصور نہیں۔ ارسل نے کہا۔

چپ بالکل چپ تم سے تو میں بعد میں بات کرتی ہوں۔ مامی غصے سے آگ بگولا ہو رہی تھی۔

مامی میں خود یہاں نہیں آئی تھی بلکہ آپ کا بیٹا لایا تھا اس سے پوچھے اور مجھے نہیں پتا تھا میری تصویریں اس کے روم میں ہونگی۔

بکواس نہیں کرو لڑکی نکل جاؤ یہاں سے تمہارے ماموں کو میں بتاؤں گی ان کی بھانجی کے کروت کہ کس طرح دونوں ماں بیٹی نے مل کر میرے بیٹے کو ورغلا لیا ہے تبھی میں کہوں ہر وقت ایل ایل کرتا رہتا ہے۔

آئندہ اس گھر میں قدم نہیں رکھنا دفع ہو جاؤ میری نظروں سے دور مامی کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

ایل روتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔ ارسل اس کے پیچھے لپکا۔

ارسل رک جاؤ اگر تم نے ایک قدم بھی باہر رکھا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔ مامی نے اسے دھمکی دی اور وہ بے بس ہو کر رک گیا۔



وہ روتے ہوئے باہر نکل آئی اپنا سامان بھی گاڑی میں چھوڑ دیا وہ اس حال میں گھر نہیں جانا چاہتی تھی اس لئے پارک آگئی۔ وہاں آکر اس نے بہتے آنسو صاف کیے اور بیچ پر بیٹھ گئی اس وقت پارک میں رش کم ہوتا تھا مغرب ہونے والی بھی لوگ کم نظر آتے تھے وہ بیچ پر بیٹھ گئی اور سرائے گھٹنوں میں دے دیا۔

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے واک کی غرض سے پارک میں آیا تھا دو گھنٹے مسلسل لیپ ٹاپ پر کام کرتے وہ بور ہو گیا تھا اور تازہ ہوا کی غرض سے چلا آیا۔

تب ہی چلتے ہوئے اس کی نظر کونے میں پڑی ایک بیچ پر بیٹھی ہوئی لڑکی پر پڑی۔ وہ سر گھٹنوں میں دیے بیٹھی تھی اور پاؤں پہنچ پر رکھے تھے اس کا لباس سیاہ رنگ کا تھا اور لمبے ریشمی بار کمر پر اور آگے کو گر رہے تھے۔ غروب آفتاب کا وقت تھا اور یوں لگتا تھا وہ شام کی ساری اداسی اپنے اندر سموئے ہوئے تھی۔ دائم کو اس میں ایک عجیب سی کشش محسوس ہوئی اس کا دل چاہا وہ اس لڑکی کا چہرہ دیکھے۔ تب ہی اس لڑکی نے اپنا چہرہ اٹھایا وہ مہبوت ہو کر دیکھتا رہ گیا وہ بہت خوبصورت تھی گوری دلمتی رنگت بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں جو اداس تھی جن میں ڈوب جانے کو دل چاہا تھا۔ وہ محویت سے تکتا رہا ہوش تب آیا جب وہ اٹھ کر جانے لگی اس کاشت سے دل چاہا کہ اسے روک لے مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکا پھر تھوڑی دیر گزر جانے کے بعد وہ خود بھی گھر چلا آیا۔



جب وہ گھر میں داخل ہوئی تو تائی جان اور مومنہ دونوں صوفے پر بیٹھی ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔
ایمل کوئی سلام دعا بھی ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس کے خاموشی پر آنے سے مومنہ نے اسے
ڈانٹ کر کہا۔

اسلام علیکم! یہ کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ارے اسے کیا ہوا؟ تائی جان نے اسے حیرت سے جاتے ہوئے دیکھا۔
پتہ نہیں کی ہوگی کوئی الٹی حرکت کوئی شرارت تبھی ایسے چپ کر کے چلی گئی۔
مومنہ اتنا نہ ڈانٹا کرو بچی کو۔ تائی جان مسکراتے ہوئے بولیں۔

کیوں نہ بولوں بھابی لڑکی ہے کل کو پرانے گھر جانا ہے لوگ کیا کہیں گے کیسی تربیت کی
ہے اس کی۔ وہ پریشان ہوتے ہوئے بولیں۔

پرانے گھر کیوں جائے گی ہماری ایمل؟ میں بھلا پرانے لوگوں کو اپنی ایمل کیوں دیکھنے دوں
گی کمال کرتی ہوں مومنہ۔ اب کے تائی جان مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی مومنہ ان کی بات

سننے ہی حیرت سے دیکھا انہیں جب بات سمجھ آئی تو بہت خوبصورت مسکان ان کے لبوں پر آگئی۔

بھابھی یہ تو ہم سب کے لئے بہت خوشی کی بات ہوگی بھلا دائم سے بڑھ کر میرے لئے کون ہوگا۔

میں تو کب سے اس بارے میں سوچ رہی تھی فرقان سے بھی کافی عرصہ پہلے بات کر لی تھی مگر میں چاہتی تھی کہ دائم ایک بار واپس آجائے اور بچے ایک دوسرے کو دیکھ لیں تب ہی بات شروع کروں۔ تائی جان نے تفصیل سے دل کی بات بتائی۔ اور کبھی مجھے یوں بھی لگتا تھا جیسے کہ تم ایل کے لیے ارسل کو پسند کرتی ہوں بس اسی لئے چپ رہی۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں بھابھی میں تو بہت خوش ہوں بلکہ ایل تو بہت خوش نصیب ہے جو اسے گھر بیٹھے اتنا اچھا ہونما لڑکا مل رہا ہے۔ مومنہ کی تو خوشی سے آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔

خوش نصیب تو میرا دائم بھی ہے ہماری ایل کچھ کم تھوڑی ہے اور مجھے بھی اتنی خوبصورت بہو مل جائے گی۔

کونسی بہو مل جائے گی؟ ماریہ تبھی لاؤنج میں داخل ہوئی اور اپنی ماں سے پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں پھر بتاؤں گی جاو ایل کو کھانا دو بچی ذرا سفر سے آئی یے تھک گئی ہوگی۔

کیا ایل آگئی ہے اور مجھ سے ملی بھی نہیں ماریہ حیران ہوتی وہاں سے چلی گئی۔



کھانے کی ٹرے لے کر جب وہ ایل کے کمرے میں داخل ہوئی تو لائٹ بند تھی اور وہ منہ پر کمرے کے لیے سو رہی تھی۔ ماریہ کا دل نہیں چاہا اسے اٹھانے پر وہ اور وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔

آج پھر پورا دن کیا کرتے رہو دائم؟ فرقان صاحب نے کھانے کی میز پر دائم سے پوچھا۔
پاپا آج میں نے ان سائنس کو سرچ کیا ہے کافی معلومات ملی ہیں سوچ رہا ہوں ایک بار جا کر پوری تحقیق کر لوں پھر اس پراجیکٹ کو سٹارٹ کروں۔

ہاں یہ صحیح ہے تم ایک بار پوری معلومات لے لو پھر کوشش کرنا۔ فرقان صاحب دائم کی بات سے متفق تھے۔

یہ کون سے کام کی بات ہو رہی ہے ابھی تو میرا بیٹا واپس آیا ہے آپ ابھی سے اسے کام میں مصروف کرنا چاہتے ہیں۔ سمیعہ بیگم ناراضگی سے بولیں۔

بھئی کیا ہو گیا ہے بیگم! اب وہ ہر وقت گھر تھوڑی رہے گا پھر سارا بزنس اسی نے تو سنبھالنا ہے میں اب تھک گیا ہوں کیوں دائم؟

جی پاپا آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کل تھوڑا انفرمیشن کرونگا اور پرسوں سے آفس آؤں گا۔

دائم زیادہ فارغ رہنے والے لوگوں میں سے نہیں تھا اس کے نزدیک فارغ رہنا احمق اور بیوقوف لوگ کا کام تھا۔

یوں ہی ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ڈنر ختم کیا گیا ایل اپنے کمرے میں ہی سو رہی تھی۔
ڈنر کے بعد سب اپنے کمروں میں سونے چلے گئے تھے وہ اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر آکر لیٹا تو اسکے ذہن میں اسی لڑکی کا خیال آگیا جسے اس نے پارک میں دیکھا تھا وہ اپنی زندگی میں بہت سی لڑکیوں سے ملا تھا مگر کبھی کسی سے دوستی کے رشتے سے آگے نہیں بڑھا تھا مگر اسے معلوم نہ تھا کہ پہلی نظر میں ہی وہ کسی کو اپنا دل دے بیٹھا تھا۔ بات اسکی خوبصورتی کی نہیں تھی وہ بہت سی خوبصورت لڑکیوں سے ملا تھا اس لڑکی میں ایک عجیب سی کشش تھی ایک ایسی اداسی جسے دائم کا شدت سے دل چاہا ختم کرنے کو۔ اس لڑکی سوچتے نا جانے کب اسے نیند آئی اسے معلوم نہ ہو سکا۔



وہ ساری رات ٹھیک سے سو نہیں سکی تھی ساری رات کروٹیں بدلتے ہی گزری تھی۔ اسے مامی اور ارسل پر بہت غصک تھا اس نے خود سے وعدہ کر لیا تھا وہ اب کبھی ماموں گھر دوبارہ نہیں جائے گی اور نہ ہی کبھی ارسل کی شکل دیکھے گی۔

صبح امی کے اٹھانے پر اس کی آنکھ کھلی مگر تجھ سے اٹھا نہیں جا رہا تھا جیسے امی کمرے سے باہر نکلیں اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ امی دوبارہ پھر اٹھانے آئیں اور اسے کی باتیں سنا کر نکل گئیں۔ اب وہ بمشکل آنکھیں ملتی دوپٹہ اوڑھتی کمرے سے باہر نکلی ابھی سیڑھیوں کے قریب بڑھی نہیں تھی کہ کسی زوردار ٹکر کی وجہ سے نیچے گرنے لگی مگر گرنے سے پہلے ہی کسی نے اسے تھام لیا تھا اور اس نے پکڑنے والے کے بازو کو زور سے پکڑ لیا مبادا گر ہی نہ جائے۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں تو اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے ایک جھٹکے سے خود کو چھڑاتی وہ پیچھے ہوئی۔ اور دائم کی تو دنیا ہی وہیں ٹھہر گئی ابھی کل جس لڑکی کو اس نے دیکھا تھا آج وہ اچانک اسکے سامنے تھی۔

دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ؟ اور میں کون جو اتنے دھڑلے سے میرے گھر میں گھوم رہے ہیں۔ ایل کی غصیلی آواز نے اسے ہوش دلایا۔

آپ کا گھر؟ واٹ ڈو یو مین؟ یہ میرا گھر ہے محترمہ ویسے اگر آپ چاہیں تو یہاں رہ سکتی ہیں مجھے برا نہیں لگے گا۔ وہ مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔ اسے دیکھ کر ایل کو لگا اس نے اس شخص کو پہلے بھی کئی دیکھا ہے پر یاد نہیں آ رہا تھا۔

ایسے کیسے آپکا گھر ہو گیا چلیں نکلے یہاں سے۔ وہ غصے سے بولی۔

امیزنگ! میرے گھر سے مجھے ہی نکال رہی ہیں آپ۔ ہاہا ہا گریٹ۔

دائم بھائی۔ ماریہ ان دونوں کے قریب آ کر بولی۔

میں نے کہا تھا کہ مجھے صبح واک کیلئے اٹھا دینا پر آپ اکیلے ہی نکل گئے۔ ماریہ خفگی سے بولی۔

دائم آپ؟ ایل نے اس شخص کو دیکھا تو دائم واپس آ گیا تھا۔

میں نے سوچا تمہاری نیند خراب ہو جائے گی۔ ویسے ماریہ یہ لڑکی تمہاری کوئی دوست ہے کیا؟

دائم نے پوچھا۔

یہ لڑکی سے کیا مراد ہے آپ کی میں ایل ہوں ایل سکندر بھول گئے آپ؟ ایل منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

ایل! ایل اوہ مائی گاڈ ایل یہ تم ہو؟ ماریہ رئیلی؟ دائم سن کر بہت حیران ہوا یہ وہ ایل تو نہیں تھی جسے وہ چھوڑ کر گیا تھا وہ تو بہت ہی صحت مند اور پھولے گالوں والی بچی تھی جو ہر وقت ضد کرتی رہتی تھی۔ یہ ایل اس ایل سے بہت مختلف تھی۔

جی میں ایل ہی ہوں اس میں اتنا حیران ہونے والی کونسی بات ہے میں نے تو آپ کو پہلی نظر میں ہی پہچان لیا تھا وہ اپنے جھوٹ کو سچ میں بدلتے ہوئے بولی۔

او اچھا وہ تو مجھے بھی نظر آ رہا تھا کہ کتنی عزت سے تم نے میرا استقبال کیا۔ دائم کا انداز تمسخرانہ تھا۔

وہ تو میں مزاق کر رہی تھی۔ اس نے اپنی طرف سے کہنے کی کوشش کی۔

کافی اچھی کوشش تھی۔ دائم ہنسنے لگا۔

اب آپ دونوں نے یہیں کھڑے رہنا ہے یا نیچے چلیں؟ ماریہ ان دونوں کو خاموش دیکھ کر بولی۔

ہاں چلو۔ دائم کے کہنے سے پہلے ہی ایل نیچے اتر گئی۔

دائم بہت خوشگوار حیرت میں گھرا تھا کتنی عجیب بات تھی کل جس لڑکی کو دیکھ کر اسے ایک عجیب سی محبت کا احساس ہوا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کے چلچو کی بیٹی ایل تھی اور اس تک رسائی کوئی مشکل تو نہ تھی۔ یہ تو صرف دائم کی سوچ تھی۔



دائم ایل اور ماریہ کی باتوں اور ہلکی پھلکی نوک جھوک میں دوپہر گزر گئی اور پتہ بھی نہیں چلا۔ مومنہ اور سمیعہ نے آج کسی جاننے والی کے گھر جانا تھا سو وہ گھر ان کے حوالے کرتی نکل گئیں۔

وہ دونوں ٹی وی دیکھ رہی تھیں جب دائم بھی لاونج میں آ گیا۔

کیا ہو رہا ہے گرلز؟ دائم سنگل صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔

ڈرامہ دیکھ رہے ہیں۔ ماریہ اور ایل دونوں اکٹھے بولیں۔

دو ڈرامے گھر میں پہلے ہی موجود ہیں تو نئے ڈرامے کی کیا ضرورت؟ وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

بھائی ہم ڈرامہ ہیں؟ ماریہ تڑپ کر بولی۔

یہ ڈرامہ کس کو کہا آپ نے؟ ماریہ کے برعکس ایل تڑخ کر بولی۔

ظاہر ہے اس وقت تم دونوں ہی موجود ہو اور کسے کہوں گا۔

اچھا اگر ہم دونوں ڈرامہ ہیں تو آپ فلم ہیں۔ وہ حساب برابر بلکہ ڈبل کرتے ہوئے بولی۔ ماریہ نے حیرانگی سے ایل کو دیکھا اسے پتا تھا دائم غصہ کر جائے گا مگر اس کے برعکس وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

کیا چیز ہو تم! میں تم سے کتنا بڑا ہوں۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔

زیادہ نہیں بس سات سال۔ وہ فوراً بولی۔

آہاں کافی کانفیڈنٹ بھی ہو۔ پہلے مجھے لگا بدل گئی ہو پر لک کے علاوہ کوئی چیخ نہیں تم میں۔

اچھا جی میں کیوں بدلوں گی بھلا ہاں؟

کیا ایل ہر وقت لڑنے کو تیار رہتی ہو؟ ماریہ نے اسے کہا۔ کیا خیال ہے ہار مووی دیکھیں؟
ساتھ ہی دائم سے رائے مانگی۔

کیوں نہیں۔ کونسی مووی دیکھیں ایل؟ دائم کو معلوم تھا وہ ہارر موویز سے ڈرتی ہے تب ہی اسے تنگ کرنے کو بولا۔ یا پھر رہنے دو ماریہ یہ تو ڈر جائے گی دیکھ کر۔ رات سو نہیں پائے گی۔

میں کیوں ڈروں گی بھلا چلو ماری لگاؤ مووی میں ہر طرح کی مووی دیکھ لیتی ہوں ڈرتے ہوں گے آپ۔ وہ منہ پھلا کر بولی۔

میں تو نہیں ڈرتا۔ ویل! چلو ماریہ لگاؤ مووی۔ ماریہ اٹھ کر اب ایک ہارر مووی کی سی ڈی لگانے لگی اور ایل اپنا ڈر چھپانے لگی

وہ اب بھی بہت ڈرتی تھی پر دائم کے سامنے ظاہر تھوڑی کرانا تھا۔

تم مووی لگاؤ میں ابھی آیا۔ ماریہ کو مووی کا کہہ کر وہ اٹھ گیا۔ ماریہ نے مووی لگا کر سیٹ کر دی اور دائم کے آنے تک pause رکھی۔ جب دائم واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں پارپ کارن کا باؤل تھا۔

واؤ دائم بھائی آپ پارپ کارن کہاں سے لائے؟ ماریہ کو مووی دیکھتے وقت پارپ کارن کھانے کی عادت تھی اور وہ ناجانے کہاں سے لے آیا تھا۔

کچن میں فریج کے قریب بنے کیبنٹ کے دوسرے دراز میں پارپ کارن کا پیکٹ پڑا ہوا تھا اوون میں پانچ منٹ کے اندر بن گیا۔ وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا اور وہ دونوں حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں اگر یہی کام ان دونوں کو کرنا پڑ جاتا تو انہیں پتا ہی نہ ہوتا تو ان کے گھر میں پارپ کارن کا پیکٹ ہے بھی یا نہیں۔

دیکھا ایل میرا بھائی کتنا کی کٹیرنگ ہے وہ ستائش سے بولی۔ میرا کتنا خیال ہے بھائی کو وہ اس کے ہاتھ سے باول لیتے ہوئے بولی اور ایل کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

سوری لیکن یہ میں نے اپنے لئے بنایا ہے وہ اس کے ہاتھ سے باول واپس لیتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔ ماریہ ہکا بکا رہ گئی۔

جبکہ ایل کا قہقہہ فلک شکاف تھا وہ ہنستے ہوئے کتنی پیاری لگتی تھی دائم محویت سے اسے تکتے لگا۔ وہ دونوں آپس میں لڑنے لگیں۔

یہ لو ماریہ میں مذاق کر رہا تھا یہ ہم تینوں کے لیے ہیں۔ مگر ماریہ اسے ناراض ہو گئی تھی۔

مجھے نہیں کھانے آپ کھائیں وہ رخ موڑتے ہوئے بولی دائم اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا اور باول اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

اچھا سوری یار! دائم نے پارپ کارن اس کے منہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ماریہ نے کھول کر پارپ کارن کھا لیا اور ہنستے ہوئے باول اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

ماریہ نے اٹھ کر مووی پلے کی جیسے ہی مووی چلنے شروع ہوئی ایل کو ڈر لگنا شروع ہو گیا وہ سنگل صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ دائم اور ماریہ تھری سیٹر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب مووی آدھی ہو گئی تھی اور ڈراونے سین آنا شروع ہو گئے تو ماریہ نے اٹھ کر لائٹ بند کر دی۔

ماریہ یہ کیا کیا لائٹ آن کرو وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

ارے یار ایسے مزا نہیں آ رہا ہارر مووی اندھیرے میں دیکھنے کا زیادہ مزا آتا ہے اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو یہاں آ جاؤ ماریہ نے اسے پاس بلاتے ہوئے کہا۔

میں! میں کیوں ڈروں گی؟ وہ ہمت کر کے بولی۔

ایل یہاں آ جاؤ! اب دائم بولا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔ وہ بولی یہاں آ جاؤ۔ اب کہ وہ ذرا نرمی سے بولا لیکن وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھی رہی ہو جیسے خوف کے مارے اٹھا ہی نہ جا رہا ہو تب ہی ڈراونا سین آنا شروع ہوا تو وہ چیخ مارتے ہوئے دائم اور ماریہ کے بیچ آ بیٹھی۔

کیا ہوا ایل؟ دائم اور ماریہ نے اکٹھے پوچھا۔

وہ وہ صوفہ ٹھیک نہیں میں یہاں بیٹھ جاؤں؟ وہ بہت معصومیت سے بولی اور دائم کو اس پر
لوٹ کر پیار آیا تھا۔

ہاں بیٹھ جاؤ۔ وہ مسکرا کر بولا۔

تھینکس وہ مشکور ہو کر بولی۔ وہ تھوڑی ماریہ کی جانب کھسک کر بیٹھ گئی۔

وہ اس وقت ڈری ہوئی ہرنی کی طرح بہت ہی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی دائم مووی کی
بجائے اسے دیکھے گیا۔

اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی ہتک (تپش) محسوس کر کے ایل نے رخ موڑ کر دائم کو
دیکھا۔

یہ لیں پارپ کارن کیوں نظر لگانی ہے ہمارے کھانے کو؟ وہ باول اسے پکڑتے ہوئے بولی۔
اور وہاں سے کوئی جواب دینے کی بجائے اس کی نا سمجھی پر ہنس دیا۔

مووی اینڈ ہونے تک وہ کافی حد تک اپنے خوف اور گھبراہٹ پر قابو پا چکی تھی۔ مووی ختم ہوئی تو دائم نے اٹھ کر لائٹ آن کر دی اتنی دیر میں مومنہ اور سمعیہ بھی آ گئیں۔

ایمل پانی لاؤ۔ مومنہ بولیں اور وہ اپنی جگہ سے ذرا برابر نہیں ہلی۔

اٹھ رہی ہو یا نہیں؟ مومنہ اب غصے سے بولیں۔

میں لاتی ہوں آنٹی ابھی یہ سکتے میں ہے۔ ماریہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا ہوا تمہیں ایسا کیا دیکھ لیا؟ تائی جان پوچھنے لگیں۔

ہارر مووی! دائم بولا۔

کس نے کہا تمہیں دیکھنے کو تم پھر دو دن تک ڈرتی رہو گی۔ تائی جان فکر مندی سے بولیں۔

دائم نے۔ وہ روتی ہوئی شکل بنا کر بولی اور دائم حیرت سے اسے دیکھنے لگا وہ کمال کی اداکارہ

تھی ایسے لگتا تھا ابھی رو دے گی۔

کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے تم میری بہت فرمانبردار ہو۔ وہ تڑخ کر بولا تو وہ صوفے سے اٹھ تائی جان سے لپٹ گئی۔

تائی جان دیکھا آپ نے آپکے بیٹے اور بیٹی نے زبردستی مجھے ہارر مووی دیکھائی تاکہ میں دو دن تک ڈرتی رہوں۔ وہ منہ بسورتی بولی۔

تم تو جیسے سب کی باتیں مانتی ہوناں۔ مومنہ اس سے اچھی طرح واقف تھیں۔

میں آپ تو کبھی میری سائیڈ مت لیجئے گا وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

زیادہ ڈرامے نہیں کرو اور چلو میرے ساتھ کچن میں مدد کرو۔ وہ منہ بناتے ہوئے ان کے پیچھے چلی گئی اور دائم مسکراتا ہوا اسے دیکھے گیا۔



رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب دائم کی آنکھ کھلی اسے نیند کم آتی تھی لندن میں بھی وہ بہت کم سونے کا عادی تھا۔ وہ اکثر رات کو اپنے لئے کافی بنا کر کام کرنے کا عادی تھا ابھی بھی اس کا کافی پینے کا موڈ ہوا۔ لیپ ٹاپ آن کر کے وہ دروازے کے باہر آیا ایل کے دروازے کے پاس رک کر وہ مسکرا دیا کتنی پیاری لڑکی تھی وہ ہر وقت لڑنے کو تیار رہتی تھی۔ اسے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اسے کبھی ایل سے محبت ہوگی۔ اس دن پارک میں وہ اتنی اداس کیوں بیٹھی تھی حالانکہ اسے دیکھ کر لگتا تو نہیں تھا کہ اسے کوئی دکھ ہوگا اس بات پر وہ

حیران رہ جاتا وہ کبھی نہ کبھی اسے بارے میں ضرور پوچھے گا۔ وہ آگے بڑھنے لگا تبھی اسے ایل کے کمرے سے عجیب سی آواز آئی وہ اپنا وہم سمجھ کر آگے بڑھنے لگا کہ دوبارہ اسے گھٹی گھٹی چیخ کی آواز آئی وہ حیران ہوا اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھمایا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ لائٹ آن تھی یہ اس کی بچپن کی عادت تھی وہ ہمیشہ لائٹ آن کر کے سوتی تھی جبکہ ماریہ اور دائم لائٹ آف کر کے سونے کے عادی تھے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ بیڈ پر لیٹی نیند میں کراہ رہی تھی وہ تعجب سے آگے بڑھا اور بیڈ کے قریب جا کر رک گیا۔

چھوڑو۔۔۔ نہیں مجھے دھکامت دو۔۔۔ آں۔۔۔ ایک دم چیختی ہوئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

ایل کیا ہوا؟ وہ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

دائم۔۔۔ دائم۔۔۔ وہ مجھے گرا رہی تھی۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولی۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔

کیا ہوا کون تمہیں گرا رہی تھی؟

وہ صالحہ مامی چڑیل کے لباس میں تھیں کالے لباس میں۔۔۔ وہ مجھے مار رہی تھیں۔ وہ بہت خوفزدہ لگ رہی تھی اور اسکی بات سنتے ہی دائم ہنس پڑا۔ وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی وہ کتنی

خوفزدہ تھی اور وہ اسکی حالت پر ہنس رہا تھا۔ یک دم وہ غصے میں آ گئی اور حیران ہوئی کہ اتنی رات کو وہ اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا؟
آپ یہاں کیسے؟ اب کے وہ سپاٹ ہو کر بولی۔

میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ ایک دم تمہارے پیچھے کی آواز آئی تو یہاں آ گیا۔ اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھایا اور گلاس میں پانی بھرنے لگا۔
یہ لو پانی پیو۔ اسے گلاس تھمایا اسے واقعی پیاس لگی تھی وہ پورا گلاس پی گئی۔
کافی پیو گی؟ دائم نے دوستانہ انداز میں پوچھا اسکا سر خود بخود اثبات میں ہل گیا۔
اوکے میں بنا کر لاتا ہوں۔ یہ کہتے یہ وہ اٹھ کر جانے لگا جب اچانک ایل نے اسکا بازو تھام لیا۔

پلیز آپ نہیں جائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ بے اختیاری میں اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ اس نے دائم کا بازو تھاما ہوا تھا اس نے حیرانگی سے اس خوفزدہ ہرن جیسی لڑکی کو دیکھا۔
اوکے ڈرو نہیں۔ یوں کرو میرے ساتھ کچن میں ہی چلو۔ اسکے کہنے کی دیر تھی وہ فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی سلیپرز پہنے دوپٹہ سنبھالتی وہ اسکے ساتھ کچن میں آ گئی۔

کیا دیکھ رہی ہو فریج میں؟

کچھ کھانے کو دیکھ رہی ہوں میں ڈنر ٹھیک سے نہیں کیا تھا۔ ایل نے فریج بند کرتے ہوئے بتایا۔

تب ہی دائم نے ایک کیبنٹ کھولا اور پاستا کا پیکیٹ نکالا اور ساتھ ہی فریج سے چکن اور سبزیاں نکلنے لگا۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اسکا ارادہ بھانپتے ہوئے بولی۔

مادام آپ کیلئے پاستا بنانے لگا ہوں۔ وہ کٹ بورڈ پر سبزیاں رکھ کر کاٹنے لگا۔ وہ کتنا کٹیرنگ تھا فوراً سے ہر کام کر دینے والا اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ وہ کھانا بنانے میں بھی ماہر تھا وہ چپ کر کے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور اسکے ہاتھوں کو مہارت سے کام کرتا ہوا دیکھنے لگی۔

وہ میز پر منہ رکھے آنکھیں موندے ہوئے تھی جب ٹرے میز پر رکھنے کی آواز آئی۔ ابھی پندرہ

منٹ ہی گزرے تھے کہ اس نے پاستا اور کافی دونوں ہی تیار کر لیے تھے۔ اب وہ ماہر شیف کی طرح مسکراتا ہوا سامنے کھڑا تھا۔ ایل نے سلیپ کی جانب دیکھا جو کہ بالکل صاف لگتا تھا لگتا ہی نہیں تھا ابھی وہاں کچھ بنا بھی ہو گا اور استعمال ہوئے برتن دھل کر ریک میں لگے

تھے۔ اگر دائم کی جگہ وہ ہوتی کچن میں تو گھنٹہ لگ جانا تھا بنانے میں اور کچن الگ گندا ہوتا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

گریٹ آپ تو بہت اچھے شیف ہیں اتنی جلدی بنا بھی لیا۔

پاستا دکھنے میں بہت پیارا لگ رہا تھا منہ میں چمچ ڈالتے ہی احساس ہوا آج سے پہلے اس نے اتنا مزے کا پاستا نہیں کھایا تھا۔

کیسا لگا مادام؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ویری ٹیسی۔ وہ دل سے بولی۔ جس لڑکی سے بھی آپکی شادی ہوگی وہ بہت لکی ہوگی۔ وہ دہجمعی سے کھاتے ہوئے کہنے لگی اور وہ مسکراتے ہوئے اسکی بات سن کر کافی کے گھونٹ بھرنے لگا۔ اسکا شدت سے دل چاہا وہ ایل کو کہہ دے کہ وہ لکی لڑکی تم ہی ہو۔ مگر وہ کہہ نہ پایا شاید یہ جلدی ہو جاتا۔ کافی پی کر وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔



دائم کو اب آفس جاتے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور وہ کافی حد تک اپنے کام میں سیٹ بھی ہو گیا تھا۔ فرقان صاحب پر سے بھی کام کا کافی بوجھ ہٹ گیا تھا اور وہ دائم کے کام سے کافی حد تک مطمئن ہے۔

شام کو جب وہ آفس سے واپس آیا تو ماریہ اور ایل دونوں لان میں لیپ ٹاپ سے چپکی بیٹھی تھیں پر جوش بھی نظر آرہی تھیں۔

اسلام علیکم! کیا ہو رہا ہے؟ ماریہ ایل کیا دیکھ رہی ہو؟

بھائی ہم مارگلہ ہلز کے ٹرپ کیلئے بکنگ کر رہے ہیں آپ چلیں گے؟

اچھا۔ میں نہیں جاسکتا ابھی تو آفس جوائن کیا ہے۔

کیا بھائی چلتے ہیں ناں۔

ماریہ تم نے سنا نہیں دائم کو نہیں جانا۔ ایل اسکے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھے دبا کر بولی۔

اچھا ٹھیک ہے ہم پھر چلیں گے مل کر۔ دائم مسکراتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

کیا ضرورت تھی انہیں انوائٹ کرنے کی؟ دائم کے جاتے ہی ایل نے اسے گھور کر کہا۔

کیا ہو گیا ایل؟ بھائی کے سارے مزہ آتا ہے۔ تم کیوں نہیں چاہتی کہ وہ جائیں۔

بس ایسے ہی مجھے کیا پرالہم؟ میں تو ویسے ہی دائم کیلئے کہہ رہی تھی کہ موصوف اپنا برنس
سنجھالیں۔ وہ اسکا خراب موڈ دیکھتے ہوئے بولی۔



دائم بیٹا آج سنڈے ہے آج تو کام کی جان چھوڑ دو۔ بند کرو یہ لیپ ٹاپ تمہارے پایا کیا کم
تمھے جو تم بھی ایسے ہی کر رہے ہو۔ تائی جان مسلسل اسے دو گھنٹوں سے ایسے ہی دیکھ رہی
تھی۔

کیا ہوا امی؟ کام ہی تو کر رہا ہوں ویسے بھی آپ کو پتہ ہے نا مجھ سے فارغ نہیں رہا جاتا۔ وہ
لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر بولا۔

بیٹا زندگی میں کام کے علاوہ بھی ضروری چیزیں ہوتی ہیں میں کب سے تمہارے فارغ ہونے کا
انتظار کر رہی ہوں۔

کیوں امی خیریت تھی کوئی خاص بات کرنی تھی آپ کو؟ اب دائم نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا
کر ماں کی جانب دیکھا۔

ہاں بیٹا بات تو خاص ہے میں چاہتی ہوں اب تمہاری شادی کر دی جائے۔ وہ صاف گوئی سے بولی اور دائم ان کی بات پر مسکرا دیا۔

اوہ تو یہ بات ہے ابھی اتنی جلدی بھی کیا ہے؟

جلدی دائم؟ تم اسے جلدی کہہ رہے ہو اٹھائیس سال کے ہو گئے ہو اگر تم یہاں ہوتے تو میں 25 سال کی عمر میں یہ کام کر چکی ہوتی۔

اچھا امی تو آپ چاہتی ہیں مجھے اس بارے میں سوچنا چاہیے؟ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

سوچنا نہیں ہے اب تمہیں شادی کرنی چاہیے تمہارے بعد ماریہ بھی ہے پھر اس کی بھی شادی کرنی ہے میں چاہتی ہوں پہلے تمہارے فرض سے ادا ہو جائے پھر اس کے بارے میں سوچوں۔ سمیعہ کافی سنجیدہ نظر آتی تھیں۔

ٹھیک ہے امی آپ کے حکم کی اطاعت ہوگی وہ شرارتی انداز میں بولا۔

اچھا بتاؤ تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے؟ یا پھر کہیں لندن میں کوئی گوری میم وغیرہ تو نہیں پسند کر لیں تم نے؟ انہیں تشویش ہوئی اور انکی بات پر دائم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

کیا آپ کو ایسا لگتا ہوں امی؟

نہیں مجھے اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے بس ویسے ہی پوچھ لیا اچھا یہ بتاؤ کوئی لڑکی پسند ہے یا پھر
یہ کام مجھے کرنا پڑے گا؟

اگر میں کہوں کہ مجھے ایک لڑکی پسند ہے تو؟

تو میں یہ کہوں گی کہ فوراً مجھے اس کا نام بتاؤ۔ وہ تھوڑا حیران ہوئی پر ظاہر نہیں کیا ایل
انہیں دائم کے لیے مکمل طور پر پسند تھی۔ انہوں نے ایل کے علاوہ کبھی کسی کو بہو کے
طور پر نہیں سوچا تھا۔

اسکا نام! ہمممم پھر کبھی بتاؤں گا وہ مسکرا کر بولا۔

دائم مجھے بتاؤ میرا دماغ خراب نہیں کرو۔

امی آپ سے ایسے پریشان ہو رہی ہے جیسے آپ نے میرے لئے کچھ سوچ رکھا ہو۔ وہ اپنی ماں
کی سوچ پڑھنا جانتا تھا۔

ہاں سوچا تو ہے میں نے لیکن اپنی پر پسند بتاؤ۔ اگر تم خوش ہو تو میں اپنا من مار لوں گی وہ
سنجیدگی سے بولیں۔

کس کے بارے میں سوچا آپ نے میرے لئے؟ اب کے دائم بھی سنجیدگی سے بولا۔

ایمل۔ ایک لفظی جواب آیا اور یہ نام سن کر تو دائم کے چہرے پر دلنشین مسکراہٹ پھیل گئی۔

تو پھر یہ جان کر خوش ہو جائے امی کے ہم دونوں کی پسند ایک ہی ہے۔ وہ جب بولا تو اس کی آواز میں خوشگوار اور خوبصورت سی خوشی بھی شامل تھی۔

اور یہ بات سن کر تو سمیعہ کی ساری آرزوئیں پوری ہوگی ورنہ وہ تو ڈر گئی تھی انہیں مومنہ کے سامنے شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔

انہیں اپنے بیٹے پر بہت پیار آیا اب وہ آگے کے مرحلے طے کرنے کے بارے میں سوچنے لگیں۔



شام کو جب فری ہو کر وہ لاؤنج میں آیا تو ماریہ اور ایمل آج پھر دونوں لیپ ٹاپ لیے لان میں بیٹھی تھیں۔

آئیے دایم بھائی۔ ماریہ اسے دیکھتے ہی بولی۔ وہ ان کے قریب ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیا ہو رہا ہے؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہم اپنے ٹرپ کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایل پر جوش سی ہو کر بولی۔

انٹر سٹنگ تو کیا تیاری کر رہی ہو؟

آن لائن شاپنگ دیکھ رہی ہوں کہاں سے ڈریس زیادہ اچھا ملے گا۔

اچھا تو یہ ہی سرچ ہو رہا ہے کب سے؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

گڈ ایوننگ ایوری ون! تب ہی گیٹ سے ارسل اندر داخل ہوتے ہوئے بولا سارہ بھی ساتھ میں تھی۔

السلام علیکم! سارہ سلجھے ہوئے انداز میں بولی۔

ارسل کی آواز سنتے ہی ایل کا حلق تک کڑوا ہو گیا وہ دوبارہ سے لیپ ٹاپ میں لگن ہو گئی۔

ارسل دائم سے بغلگیر ہو کر ملا سارہ نے بھی اسے سلام کیا۔

ماریہ سب کے لئے چائے لینے اندر سے چلی گئی۔

ہیلو ڈیئر کزن لگتا ہے کافی بیزی ہو؟ ارسل ایل کی جانب متوجہ ہوتا بولا۔ ایل نے کوئی جواب

نہیں دیا۔

ایمل تمہیں کہہ رہا ہوں! اب کے وہ ناراض ہو کر بولا۔

کیا دائم آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟ وہ جان بوجھ کر ارسل کو نظر انداز کر کے دائم سے متوجہ ہوئی۔

ایمل ارسل تمہیں کہہ رہا ہے۔ دائم جانتا تھا وہ جان کر ایکٹنگ کر رہی ہے وہ پھر سے لیپ ٹاپ پر لگن ہو گئی۔

ایمل! اب کے دائم غصے سے بولا۔ مگر اس کے ڈھیٹ پن میں ذرا کمی نہ آئی۔

کیسی ہیں آپ سارا آپی؟ دائم کے غصہ کرنے پر وہ سارا سے مخاطب ہوئی۔

میں ٹھیک ہوں تم اب آتی نہیں ایمل؟ سارا تھوڑا شرمندگی سے بولی۔

دیکھیں سارا آپی میرے کزن آئے ہیں لندن سے انہیں بھی کوئی ٹائم دینا ہے ناں بہت چکر

لگا لیے ماموں کے گھر کے۔ آخر پر اس کی آواز طنزیہ ہو گئی۔

دائم حیرت سے ایمل کا رویہ دیکھ رہا تھا وہ اتنی بد لحاظ تو نہ تھی یقیناً کوئی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے وہ ایسا کر رہی تھی۔

تب ہی ماریہ چائے کی ٹرے اور سنیکس لے آئی دائم اور ارسل باتیں کرنے لگ گئے۔

ارسل کی ماریہ سے اچھی دوستی تھی وہ ارسل کو اپنے ٹرپ کے بارے میں بتانے لگ گئی تو ایل نے گھور کر ماریہ کو دیکھا۔

ایل ایسی بھی کیا ناراضگی کہ تم میرے بغیر ٹرپ پر جا رہی ہو؟ ارسل خفگی سے بولا۔

میرا اور تمہارا ایسا کون سا رشتہ ہے جو مجھے تمہارے بغیر نہیں جانا چاہیے میرا نہیں خیال کہ تم میرے سگے بھائی ہو۔ وہ تنفر سے بولی اور ارسل کی تو سیٹی ہی گم ہو گئی وہ اچھی طرح ارسل کی فیلنگ سے واقف تھے پھر ایسی باتیں۔

اس کے بعد ارسل چپ رہا اور سارا تو ویسے ہی کم بولتی تھی تھوڑی دیر میں وہ دونوں اٹھ کر گھر آ گئے۔

ارسل نے گھر آ کر مارگلہ ہلز کے ٹرپ میں اپنی بھی بکنگ کروالی۔ اس نے سوچا وہ ایل سے اکیلے میں بات کرے گا اس سے معافی مانگے گا اور اپنی فیلنگز بھی شیئر کرے گا۔



آئیے میں اپنا عکس دیکھ کر وہ خود ہی حیران ہو گئی۔ بلیک شرٹ اور گرے سکرٹ میں وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔ ساتھ میں بلیک سٹون گلے میں لپیٹ رکھی تھی۔ آنکھوں میں گہرا کاجل اور ہونٹوں پر نیچرل کلر کی لپسٹک نے اسے بہت حسین بنا دیا تھا۔

بالوں کے راؤنڈڈ کرلز بنا دیے تھے جو اوپر سے سیدھے اور نیچے آکر کرلز ہو جاتے تھے۔ اپنی تیاری سے مطمئن ہو کر اس نے ماریہ کے کمرے کا رخ کرنا چاہا۔

وہ ماریہ کے کمرے میں جا رہی تھی کہ سامنے سے آتے دائم سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ وہ سنبھل کر سیدھی ہو گئی جبکہ وہ سنبھلتا ہوا بھی اسکے دلکش سراپے کو دیکھ کر لڑکھڑا گیا وہ بہت ہی حسین لگ رہی تھی۔ وہ اسکی نظروں کی حدت دیکھ کر گھبرا گئی۔

گڈ مارنگ۔ وہ کنفیوز ہو کر بولی۔

آں گڈ مارنگ کہاں کی تیاری ہے؟ وہ ایک دم جاگا تھا۔

آپ بھول گئے آج ہمارا مارگلہ ٹور ہے۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

ارے ہاں! آج پھر تمہارا ہانگنگ کا ارادہ ہے؟

خاص نہیں مجھے زیادہ جنگل دیکھنے کا شوق ہے۔

اچھا لیکن وہاں سب کے ساتھ رہنا۔ سنا ہے اگر خوبصورت لڑکیاں جنگل میں کھو جائیں تو جلدی ملا نہیں کرتیں۔ وہ اسکا گال تھپکتا آگے بڑھ گیا۔ ایل کو رویے میں ایک عجیب سا بدلاؤ لگا مگر وہ اپنا وہم سمجھتی آگے بڑھ گئی۔



واو۔۔ واٹ آبیوٹیفل ویلے۔ وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی مارگلہ ہلز بہت ہی پیاری جگہ تھی۔ انکا ٹرپ صبح سات بجے ہی نکل آیا تھا وہ آج کا پورا دن خوب انجوائے کرنا چاہتی تھی اور گیارہ بجے تک ایسا ہوا بھی۔ لیکن جب اس نے سامنے سے آتے ارسل کو دیکھا تو اسکا سارا موڈ غارت ہو گیا۔ وہ ماریہ اور اسکے پاس ہی آ رہا تھا۔

ہیلو گرلز میں زیادہ لیٹ تو نہیں ہو گیا؟ وہ خوشگواریت سے بولا۔ ایل اسے نظر انداز کرتی اپنے گروپ کی جانب بڑھ گئی۔

ماریہ اسے کیا ہوا؟ یہ میرے ساتھ ایسا بی ہیو کیوں کر رہی ہے؟ ارسل نے ماریہ سے پوچھا لیکن دیکھ وہ ایل کی جانب ہی رہا تھا۔

پتا نہیں۔ صالحہ آنٹی نے تو اسے کچھ نہیں کہا؟

یار وہ تو پہلے بھی کہتی رہتی ہیں اب تو ایل کو عادت ڈال لینی چاہیے۔

کیوں ارسل وہ کیوں عادت ڈالے؟ تم بھی اپنی امی کو سمجھایا کرو نا وہ اپنا رویہ ٹھیک رکھیں۔

اوکے۔ وہ بیزار ہوتا آگے بڑھ گیا۔



شام کے پانچ بجے دائم نے گھڑی پر نگاہ دوڑائی اس کا کام ختم ہو چکا تھا وہ اپنے فائلز سمیٹ رہا تھا جب اس کا فون بچا ماریہ کی کال تھی وہ مسکرا کر اٹھانے لگا۔

ہیلو ڈیئر ماریہ! وہ خوشگوار لہجے میں بولا۔

بھائی۔۔ بھائی۔۔ وہ ہراساں سی بولی وہ اس کی آواز سن کر پریشان ہو گیا۔

کیا ہوا ماریہ؟ تم اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو؟

دائم بھائی وہ۔۔ وہ۔ ہم ہائیکنگ کر رہے تھے جب واپس آکر دیکھا تو ایل وہاں نہیں تھی ارسل نے بتایا وہ جنگل والی سائیڈ پر گئی تھی آدھا گھنٹہ ہو گیا بھائی پر وہ نہیں مل رہی۔ وہ بہت پریشان لگ رہی تھی دائم خود بھی سن کر پریشان ہو گیا۔

ماریہ ٹینشن نہیں لو میں آ رہا ہوں اور سنو تم نے گھر فون تو نہیں کیا؟ وہ گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا بولا۔

نہیں بتایا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

بتانا بھی نہیں میں آ رہا ہوں امی اور آنٹی پریشان ہو جائیں گیں۔ اس نے فون بند کیا اور تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب لپکا۔ گاڑی سٹارٹ کردی اور ساتھ ہی وہ گوگل میپ سرچ کرنے لگا تقریباً پونے گھنٹے میں وہ رش ڈرائیو کرتا وہاں پہنچا۔

سب لوگ گاڑی میں بیٹھ رہے تھے بس ارسل اور ماریہ ہی باہر کھڑے تھے وہ ان کی جانب لپکا۔

ماریہ بھائی کو دیکھتے ہی اس گلے لگ کر رو پڑی۔

بھائی ایل نہیں مل رہی۔

وہ مل جائے گی تم چپ کرو کس طرف گئی تھی وہ؟ اس نے ماریہ کو خود سے الگ کرتے ہوئے پوچھا۔

اس طرف۔ وہ بائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے تم سب کے ساتھ کیمپ کی طرف چلی جاؤں میں اسے ڈھونڈ کر وہیں آ جاؤں گا۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب ارسل نے کہا۔
میں بھی آتا ہوں۔

اوکے تم اس طرف سے جاؤ میں اس طرف جاتا ہوں۔ دایم اسے راہ دکھاتے ہوئے بولا۔
وہ دونوں اپنی اپنی سمت بڑھ گئے۔ اندھیرے کے پیش نظر دائم اپنی ٹارچ ساتھ لایا تھا۔



وہ کتنی دیر سے چل رہی تھی کوئی اندازہ نہ تھا اب تو چل چل کر وہ نڈھال ہو چکی تھی دوسرا اس کی ہیل اسے چلنے میں دشواری دے رہی تھی وہ تھک ہار کر ایک درخت تلے بیٹھ گئی پرس اس نے پاس ہی تھا لیکن موبائل وہ گاڑی میں ہی بھلائی تھی اسے اپنی بیوقوفی پر رونا بھی آ رہا تھا اور غصہ بھی۔ وہ ارسل کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی بس اسی لئے اپنا موڈ بدلنے یہاں

نکل آئی تھی۔ اس کے ذہن میں فیری ٹیلز چلنے لگی جب شہزادیاں کھو جایا کرتی تھیں تو شہزادے اپنے گھوڑوں پر انھیں ڈھونڈنے جنگل میں آیا کرتے تھے۔ لیکن نہ ہی تو وہ کوئی فیری ٹیل تھی اور نہ ہی وہ کوئی شہزادی تھی۔ اب تو جنگل پورا اندھیرے میں ڈوب گیا تھا اور وہ خود کو بہت ہی خوفزدہ محسوس کر رہی تھی اوپر سے جنگل میں دور دور سے جانوروں کی آوازیں بھی محسوس ہو رہی تھی کاش یہاں پر کوئی جادوئی راستہ ہوتا جو اسے گھر پہنچا دے لیکن سب بے سود تھا اب تو وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ اٹھ کر چل بھی نہیں پا رہی تھی۔



اسے چلتے ہوئے مسلسل گھنٹہ ہو چکا تھا لیکن ایل کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ کب سے اس کے فون پر بھی ٹرائی کر رہا تھا مگر بے سود۔ ماریہ کو وہ جتنی تسلی دیتا مگر اندر سے وہ خود بھی بہت پریشان تھا۔ وہ ایل کے لئے بہت فکر مند تھا وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔ یہ تو طے تھا کہ اسے جو بھی کرنا پڑے وہ ایل کو لئے بغیر یہاں سے نہیں جائے گا۔



وہ لاکھ ڈرپوک تھی مگر وہ ساری رات اس جنگل میں نہیں گزار سکتی تھی سو اس نے اپنی پوری ہمت مجتمع کر کے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے لگا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہیں ہو اس نے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کیا اور درخت کا سہارا لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر ایک دم اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے پیچھے سے گزرا ہے تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اندھا دھند بھاگنا شروع کر دیا۔



اپنے قریب ہی ایک نسوانی چیخ سن کر وہ بہت پریشان ہو گیا اور آواز کا تعین کرتا وہ اس جانب لپکا جہاں سے آواز آئی تھی یہ یقیناً ایل ہی تھی اور وہ کسی مصیبت میں نہ ہو۔ یہ تو شکر تھا کہ وہ قریب ہی تھی اب وہ اسے ڈھونڈ لے گا۔



راستے کا تعین کیے بغیر وہ بھاگتی جا رہی تھی بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی کہ کوئی اسکے پیچھے تو نہیں آ رہا کہ اچانک ایک دم ہی کسی ذمی نفس سے ٹکرا گئی اور توازن برقرار نہ رکھنے کی صورت میں اوندھے منہ نیچے جا گری

وہ جو آواز کا تعین کرتا یہاں آیا تھا ایل سے ٹکرا گیا اسے نیچے گرا دیکھ کر وہ آگے بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے اٹھاتا وہ خود ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک انجانے خوف میں کسی اپنے کے آنے کی خوشی سے وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

دائم۔۔ دائم۔۔ اوہ شکر آپ آ گئے۔ وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

کچھ بھی نہیں ایل دیکھو ڈرو نہیں میں آ گیا ہو۔ اس نے نرمی سے ایل کو خود سے علیحدہ کیا۔ اس وقت ایل کی حالت بہت ابتر تھی رونے کی وجہ سے اسکا سارا کاجل بہہ گیا تھا بال بھی بکھرے تھے اور گرنے کی وجہ سے اسکی کہنیوں پر مٹی لگی تھی۔ اب یہاں رکنے کا کوئی جواز نہ تھا وہ اسے کندھے سے لگائے آگے بڑھنے لگا عام حالات میں اگر ایسا ہوتا تو وہ ان لمحات کو بہت انجوائے کرتا مگر اس وقت ایل بہت ڈری ہوئی تھی وہ جانتا تھا وہ کتنی ڈرپوک ہے ناجانے اس نے جنگل میں یہ وقت کیسے گزارا ہو گا اسے ایل پر ترس آنے لگا۔

اب وہ کافی حد تک سنبھل گئی تھی ایک دم اسے دائم کی قربت کا احساس ہوا تو وہ اس کے کندھے سے علیحدہ ہوئی اور خود چلنے لگی۔ دائم نے ایک نظر اسے دیکھا اور چلنے لگا اس نے آتے

ہوئے راستے میں نشانی لگائی تھی ایل پورے راستے خاموش رہی تو وہ بھی چپ رہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ سڑک کے قریب پہنچ گئے۔

ماریہ اور باقی سب کہاں گئے؟ ایل نے اردگرد نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

وہ سب کیمپ کی طرف چلے گئے ہیں چلو ہم بھی وہیں جا رہے ہیں۔ گاڑی کے قریب پہنچتے ہی دائم نے کہا اور فرنٹ ڈور ایل کیلئے کھول دیا وہ چپ کر کے بیٹھ گئی۔ دائم نے اس کے بیٹھنے کے بعد اپنی سیٹ پر آکر گاڑی سٹارٹ کر دی۔

کچھ کھاؤ گی؟ اس نے ایل سے پوچھا ایل میں نفی میں سر ہلایا۔

کچھ پیو گی؟ اب کی بار اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب جنگل کا ایریا ختم ہوا تو آگے مین روڈ آگیا وہاں کافی زیادہ شاپس تھیں وہاں ایک جوس کارنر کی دکان کے سامنے دائم نے گاڑی روک دی اور خود باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں دو ڈسپوزیبل گلاس تھے۔ دائم نے ایک گلاس اس کی جانب بڑھایا جسے ایل نے تھام لیا اور اپنا گلاس اس نے ڈیش بورڈ پر رکھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ وہ گاڑی چلاتے ہوئے ساتھ ساتھ جوس بھی پی رہا تھا تب ہی اس نے ارسل کو کال ملائی اور بتایا کہ ایل مل گئی ہے لیکن ارسل نے

بتایا کہ وہ گھر ہے اس کی ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ گھر چلا گیا تھا اور اس کی بات سن کر ایل کو اور غصہ آیا۔

دائم نے ماریہ کو کال کر کے ایل کا بتایا اور کہا کہ وہ کیمپ سے باہر آ جائے کیونکہ وہ لوگ گھر جا رہے ہیں۔



ایل ماریہ کے گلے لگ کر دوبارہ رونے لگ گئی تو دائم نے دونوں کو چپ کروایا اور تنبیہ کی کہ کوئی گھر کچھ نہیں بتائے گا۔ پھر تقریباً ساڑھے نو بجے وہ لوگ گھر پہنچے۔ نو بجے سب ڈنر کر کے اپنے کمروں میں چلے جاتے تھے سو وہ تینوں خاموشی سے آئے اور اپنے کمروں میں چلے گئے۔

پوری رات اس کو ٹھیک سے نیند نہیں آئی تھی اس کا پورا ٹرپ ارسل کی وجہ سے سپوئل ہو گیا تھا۔ وہ آج جتنا خوفزدہ ہوئی تھی اتنا کبھی ساری زندگی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن دائم نے وقت پر پہنچ کر اسکی سانسیں بچالی تھیں ورنہ وہ تو سمجھی تھی کہ یہ اسکی آخری سانسیں ہیں۔

اس پوری رات وہ دائم کے متعلق سوچتی رہی اور اسے سوچتے ہوئے خود بخود مسکراہٹ اسکے لبوں پر آ گئی۔



صبح دس بجے اس کی آنکھ کھلی جب وہ لاؤنج میں آئی تو دائم کو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ آج آفس نہیں گیا تھا اس سے بھی زیادہ حیرانی اسے دائم کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوئی لڑکی پر ہوئی جو دیکھنے میں کافی ماڈرن تھی اور اسے ہنس کر باتیں کر رہی تھی اس سے بھی حیرانی کی بات اسے یہ لگی کہ مومنہ بھی وہیں بیٹھی تھیں کبھی اپنی بیٹی سے اتنی خوش اخلاقی سے پیش نہ آئی تھیں جتنا اس لڑکی سے آرہی تھی۔

السلام علیکم! لاؤنج میں آکر اس نے سب کو سلام کیا۔ وعلیکم السلام! دائم نے جواب دیا۔ ہیلو! تب ہی وہ لڑکی ایل سے بولی۔

ایل اس میں ملو شی از مائی بیسٹ فرینڈ شہری! دائم خوشی سے بولا۔

اور شہری یہ ایل مائی کزن!

وہ بدقت مسکراتے ہوئے ہیلو کرنے لگی۔

واو دائم! شی از ویری بیوٹیفل! وہ خوشی سے بولی لیکن ناجانے کیوں وہ ایل کو اچھی نہ لگی

وہ انہیں سوچوں میں گم صوفے پر بیٹھنے لگی کہ مومنہ نے اسے گھورا۔

ایمل جاو کچن میں اور شہری کیلیے چائے بنا کر لاؤ۔ اور ایمل نے حیرانگی سے ماں کو دیکھا جیسے کسی ملک کی فرسٹ لیڈی آئی ہو۔ وہ بہت ہی بدمزہ ہوتی کچن میں آئی جہاں تائی جان پہلے سے ہی موجود تھیں اور چائے کی ٹرے تیار تھی۔ انہوں نے چائے کی ٹرے ایمل کو تھمادی اور خود کھانے کی تیاری کرنے لگیں۔ وہ چائے باہر لے آئی اور ٹیبل پر رکھ دی۔

وہ سب کو کپ پکڑانے ہی والی تھی کہ شہری نے کپ اٹھایا، دائم اور مومنہ کو پکڑا دیا اب ایمل سے برداشت نہ ہوا وہ فوراً اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

ناجانے اسے کیا بات بری لگی تھی وہ لڑکی یا اس کا دائم کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا۔ لیکن اسے برا کیوں لگ رہا تھا؟ وہ حیران ہوئی خود سے پوچھا اور جو جواب دل نے دیا وہ خود بھی حیران رہ گئی۔ یہ کیا ہو گیا؟ واقعی؟ کیا سچ میں اسے دائم سے محبت ہو گئی تھی؟

یقیناً نہیں کچھ پل کی فیلنگز کو محبت کا نام تو نہیں دے سکتی تھی وہ۔ اس کے نزدیک محبت احمق لوگوں کا کام تھا اور وہ احمق نہیں تھی۔



جب اسے معلوم ہوا کہ شہری یہاں رہنے آئی ہے تو اسے اور برا لگا وہ اسے برداشت نہ کر پا رہی تھی۔

چلیں دائم واک ہر؟ کھانے کے بعد شہری نے دائم سے پوچھا۔

شیور! اور وہ بھی فوراً تیار ہو گیا۔ ایل کو بہت غصہ آیا اور یہ ماریہ کمبخت آج کیوں نہیں اپنے بھائی کے ساتھ جا رہی تھی۔

ہونہ۔۔۔ وہ ناک چڑھاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ایک نہیں پورے ایک گھنٹہ اور دس منٹ بعد وہ واک سے واپس آئے۔ وہ تو کبھی ٹائم پر اتنی توجہ نہ دیتی تھی اور آج تو گھڑی سے نظریں ہی نہ ہٹ پا رہی تھی۔

جیسے ہی وہ دونوں واپس آئے تو وہ دائم کے پاس جانے لگی لیکن پھر خود کو سرزنش کرتی وہیں بیٹھ گئی بھلا اسے کیا ضرورت تھی ان کے پیچ آنے کی۔ لیکن یہ تو دماغ کہہ رہا تھا دل اس کے برعکس تھا۔ شاید ایل بھی محبت کے احمقوں میں اپنا نام درج کروا چکی تھی یہ دیکھ کر تقدیر مسکرا دی اور وقت ایل کی بے چینی پر ہنسنے لگا



شہری کو آئے چار دن ہو گئے تھے اور دائم اسے کوئی خاص لفٹ نہیں کروا رہا تھا وہ اسی بات پر بہت کڑھ رہی تھی۔ رات جب سارے ڈنر سے فری ہوئے تو وہ چائے کا لگ لیے دائم کے کمرے کی طرف جانے لگی لیکن دروازے کے قریب ہی ٹھٹھک کر رک گئی دائم بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اور شہری بھی وہی بیٹھی تھی۔

ہاں تو اس بار پکا ارادہ کر لیا ہے تم نے؟ یہ شہری کی آواز تھی۔

ہاں یار اب کی بار تو واپسی ممکن ہی نہیں دل جو لگ گیا ہے۔ اور تم سناو کب واپس جا رہی ہو؟ دائم نے پوچھا۔

میں تو اب شادی کرنے آئی ہوں یہیں رہنے۔ اب تو واپسی میری بھی ناممکن ہے دائم۔ وہ چمکتے ہوئے بولی اور یہ سب سن کر ایل کا دل اپنی موت آپ ہی مر گیا اس سے زیادہ ایل سے سنا نہ گیا چائے کی ٹرے تھامے وہ وہیں سے واپس مڑ گئی۔



گھر میں شادی کی باتیں چل رہی تھیں یقیناً دائم کی شادی کی۔ اور ایل نے یہ فرض کر لیا تھا کہ یہ شہری یہاں اسکی جگہ لینے آئی ہے اور دائم کو اس سے چھیننے آئی ہے۔

کیا سوچ رہی ہو ایل؟ دروازے پر دستک ہوئی تو ایل نے دروازے کی جانب دیکھا۔
کچھ نہیں۔ دائم کو دیکھ کر وہ رکھائی سے بولی۔

آج کل بڑی مصروف رہنے لگی ہو؟ دائم نے اس سے پوچھا۔

کیوں کیا میں مصروف نہیں رہ سکتی؟

رہ سکتی ہو بھئی۔ لیکن سب کو ٹائم دینا چاہیے کیا پتا کوئی آپکا کتنا ہی منتظر ہو! دائم بہت
پیارے انداز میں بولا۔ اس بات پر ایل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا لگے پل ہی وہ تلخ ہو گئی۔

میں نہیں سمجھتی کہ کوئی میرا منتظر ہو گا۔ یہ کہتے ہی وہ باہر نکلنے لگی کہ دائم نے اسکا ہاتھ پکڑ
کر اسے روک لیا۔

کوئی بات ہو گئی ایل؟ وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔

نہیں بس مجھے تھوڑا کام ہے۔ وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالتی باہر نکل گئی۔ وہ حیرانگی سے
اسے دیکھتا رہ گیا۔



یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی؟ وہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔

جو تم نے سنا وہی کہہ رہی ہوں۔ بات تو ہم نے کافی عرصے پہلے ہی طے کر لی ہے بس اب رسمی کارروائی ہی کر کرنا ہے۔

لیکن آپ نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں۔ وہ تڑپ کر بولی۔

اب ہر کام تم سے پوچھ کر کروں؟ وہ غصے سے بولی۔

لیکن امی یہ میری زندگی کا سوال ہے۔

تو ہم نے تمہارے لئے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے آج بھائی صاحب اور بھابھی تمہیں انگوٹھی پہنا دیں گے شادی کیلئے اگلے مہینے کی ڈیٹ فائنل ہوئی ہے۔ یہ بات سن کر تو ایل صدمے سے دوچار ہو گئی۔

امی میری طرف سے نہ ہے۔ وہ جانتی تھی دائم اور شہری آپس میں انوالوڈ ہیں اور محبت کرتے ہیں اس لیے ماں کے سامنے سینہ تان کر بولی۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟ وہ ششدر رہ گئیں۔

وہی جو آپ نے سنا میں دائم کو پسند نہیں کرتی۔ وہ ابھی اتنا ہی بولی تھی کہ مومنہ نے تمھیں اس کے منہ پر مارا۔

کیا بکواس کر رہی ہو اتنی ناشکری؟ اتنا اچھا لڑکا گھر بیٹھے مل رہا ہے اور تم اپنی انا ہی میں لگن ہو۔ وہ اسے غصے سے کہہ رہی تھیں اور وہ صدمے سے ماں کی جانب دیکھ رہی تھی جسے اپنی بیٹی سے زیادہ دائم پیارا تھا۔

میں کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی اور یہ کیڑے پکڑو جب میں دوبارہ آؤں تو تم مجھے تیار ملو۔ وہ کیڑے غصے سے بیڈ پر پھینکتی باہر نکل گئیں۔



گھر میں سب ہی بہت خوش تھے سوائے ایل کے۔ وہ اپنے خود ساختہ خول میں ہی بند تھی اور حقیقت جاننے کی کوشش ہی نہ کی۔ جانے کتنی دیر ہی وہ آنسو بہاتی رہی پتا نہیں کس بات پر؟ دائم اور شہری کی دوستی پر یا اپنی بے بسی پر؟ اگر شہری بچ میں نہ آئی ہوتی تو اس وقت وہ اس رشتے پر بہت خوش ہوتی۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب دائم نے دروازے پر دستک

دی۔ اس نے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا اسکا چہرہ دوسری جانب تھا وہ اسکے آنسو نہ دیکھ سکا۔ وہ تو بہت خوش تھا۔

کیا کر رہی ہو ایل؟ تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

کس بات کیلئے تیار ہوں میں؟ اپنی بے بسی پر۔ وہ تو پھٹ ہی پڑی تھی۔ اور دائم ہکا بکا رہ گیا۔ کیا ہوا؟ کیسی بے بسی؟ وہ بس اتنا ہی بولا۔

انسان کو اسی سے شادی کرنی چاہیے جس سے وہ پیار کرے اور دل سے اپنائے جبکہ ہمارے معاملے میں ایسا کچھ نہیں ہے نہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں اور نہ ہی میں آپ سے تو کیا فائدہ اس رشتے کا؟ وہ غصے سے بولی۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں ایل اور میرے نزدیک یہی کافی ہے مجھے تم سے محبت نہیں چاہیے میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تمہیں خود پر ناز ہو گا۔ وہ خود کو نارمل کرتا پیار سے بولا۔ اور یہ کیا تم رو کیوں رہی ہو؟ اس نے اسکے آنسو صاف کرنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھائے لیکن ایل نے غصے سے منہ پھیر لیا اور دائم اسے دیکھ کر حیران رہ گیا آخر وہ کس بات پر اتنی غصہ ہے۔

ایل دیکھو اگر کوئی بات ہے تو تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو۔ ورنہ ایسے میں کیا سمجھوں؟

میں آپکو پسند نہیں کرتی بس یہی بات ہے اتنی صاف گوئی سے میں انکار نہیں کر سکتی۔ وہ
ناجانے اتنی تلخ کیوں ہو رہی تھی۔

اسکی اتنی تلخ بات کے جواب میں دائم بجائے غصہ ہونے کے وہ ہنس پڑا تو ایل کو کافی
حیرانی ہوئی۔

بس یہی بات ہے میں سمجھا تھا پتا نہیں کیا بات ہے؟ وہ اب بھی ہنس رہا تھا۔
آپ پاگل تو نہیں ہو گئے میں آپکو کیا کہہ رہی رہوں اور آپکو ہنسی آرہی ہے۔ وہ اب بھی غصے
سے ہی بولی۔

دیکھو ایل میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں تم مجھے ناپسند نہیں کر سکتی ناجانے کس بات پر خفا
ہو۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم میرے ساتھ بہت
خوش رہو گی۔ وہ اعتماد سے بولی۔

وہ۔ دائم سے شہری کے متعلق پوچھنا چاہتی تھی لیکن انا اتنی حاوی تھی کہ وہ بول نہ پائی اور
تنفر سے منہ پھیر گئی۔ تب ہی مومنہ کمرے میں داخل ہوئیں۔

تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک؟ مومنہ نے پوچھا۔

اچھا ہوا آئی آپ آگئیں ورنہ یہ تو میرا سر کھائے جا رہی تھی کہ مجھے آسکریم کھلانے لے چلو
بھلا آج کوئی دن ہے جانے کا۔ وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا اور ایل نے غصے سے اسے
دیکھا یہ سن کر مومنہ نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

دائم بیٹا تم جا کر تیار ہو میں اس سے پیار کرتی ہو اور آسکریم بھی کھلاتی ہوں۔ مومنہ نے ایل
کو گھور کر کہا۔۔

لیکن میں نے کب کہا؟ وہ تڑپ کر بولی دائم کندھے اچکاتا وہاں سے چلا گیا۔



وہ اس وقت خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہی تھی حالانکہ اگر وہ تھوڑا عقلمندی سے کام
لیتی تو خود پر رشک محسوس کرتی۔ اسے دائم کے ہمراہ صوفے پر بیٹھایا گیا اس نے گہرے نیلے
رنگ کا پاؤں کو چھوٹا فراک پہن رکھا تھا کانوں میں آویزے پہنے ہوئے تھے اور میک اپ کے
نام پر صرف پنک لپسٹک تھی جو مومنہ کی ڈانٹ پڑنے پر لگائی تھی دوپٹہ گلے میں لے رکھا تھا
اور بال حسب عادت کھلے تھے۔ اس سراپے میں بھی وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ فرقان
صاحب اور سمعیہ بہت خوش تھے ایل کے ماموں حاشر صاحب بھی انوائٹڈ تھے ان کے گھر

سے ارسل کے علاوہ سب لوگ آئے تھے حیرت کی بات تو یہ تھی آج صالحہ مامی بھی ایل سے پیار سے ملی تھی تب ہی سمعیہ بیگم نے لال دوپٹہ ایل کے سر پر ڈالا اور دائم کے نام کی انگوٹھی اسے پہنا دی ماریہ نے یہ منظر اپنے موبائل کے کیمرے میں قید کر لیا۔

پھر مومنہ نے ایک انگوٹھی دائم کی انگلی میں پہنائی۔ ماریہ نے سب کا منہ میٹھا کروایا سب خوش تھے ایل نے ادھر ادھر نگاہ دوڑا کر شہری کو تلاش کرنے کی کوشش کی پر وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی اس سے متعلق کسی سے پوچھنا ایل کو گوارا نہ تھا رسم کے بعد سب شادی کی تاریخ طے کرنے لگے ایل سے مزید وہاں بیٹھا نہ گیا وہ چپ کر کے اپنے کمرے میں آگئی۔



اس دن کے بعد اس نے دوبارہ شہری کو نہ دیکھا کافی دن گزر گئے لیکن وہ نظر نہ آئی اور نہ ہی دوبارہ کسی نے ذکر کیا لیکن ناجانے کیوں ایل کو بہت سکون محسوس ہوا۔

ایل یہ دیکھو۔ وہ اپنی الماری سیٹ کر رہی تھی جب ماریہ اسکے کمرے میں آئی۔ ماریہ کو ایل کے دلی خیالات کے بارے میں نہیں پتا تھا اور نہ اس نے بتایا۔

کیا دیکھوں؟ اس نے مڑتے ہوئے پوچھا۔

یہ دیکھو نیو انگلش مووی ل

آئی ہے میں نے ٹکٹس لے لیے ہیں شام کو دیکھنے چلیں گے۔ ماریہ نے خوشی سے اسے بتایا۔ وہ اور ماریہ شروع سے ہی ایسے پروگرام بناتی رہا کرتی تھیں ایل کا موڈ پہلے سے بہتر تھا سو وہ خوشی خوشی مان گئی۔ شام کو جب وہ تیار ہو کر نیچے پہنچی تو دائم پہلے سے ان کا منتظر تھا وہ دائم کو دیکھ کر حیران تھی اسے معلوم نہ تھا کہ دائم بھی اس پروگرام میں شامل تھا یعنی وہ بھی ساتھ جائے گا اسے دیکھ کر ایل کے قدم سست ہو گئے۔

السلام علیکم! دائم نے سلام میں پہل کی۔

وعلیکم السلام! اس نے جواب دیا اور تائی جان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

اس نے بلیو جینز کے اوپر گرین شارٹ فراک پہن رکھی تھی اور ساتھ وائٹ دوپٹہ گردن کے گرد لپیٹا تھا بالوں کو حسب عادت کھلا چھوڑ رکھا تھا آج وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔

دائم کی نظریں بار بار اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں مگر وہ نظر انداز کیے گئی۔

میں تیار ہو گئی چلیں دائم بھائی۔ ماریہ نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہاں چلو۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔



ماریہ نے دوسری قطار کی ٹکٹس بک کروائی تھیں انکی سیٹ کارنر والی تھی۔ کارنر والی سیٹ پر ماریہ بیٹھ گئی اب ایمل کو درمیان میں بیٹھنا پڑا اسکے ساتھ دائم بیٹھا تھا۔ دائم کے دوسری طرف ویسے بھی لڑکوں کا گروپ تھا۔

ایمل کا معلوم نہ تھا وہ کوئی ہارر مووی ہوگی وہ تو ایکشن مووی سمجھی تھی۔ ماریہ نے اس سے شرارت کی تھی۔ جب مووی پلے ہوئی تو نارمل تھی۔ ایمل بھی نارمل رہی اور پاپ کارن کھاتی رہی۔ لیکن جب ہارر سین آئے تو اس نے پاؤں جوتوں سمیت کرسی پر رکھ لیے اور پاپ کارن اسکے ہاتھ سے نیچے گر گئے۔ اس نے ماریہ کو گھور کر دیکھا لیکن وہ آگے سے ہنسنے لگی۔ تمہیں معلوم تھا نہ مووی کا پھر مجھے کیوں ساتھ لائی؟ وہ غصے سے بولی۔

میں نے ہی کہا تھا۔ اب دائم بولا ایمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔ آپ نے جان بوجھ کر ایسا کیا ناں۔ وہ سہم کر بولی دائم کو اسکے انداز پر بہت پیار آیا۔ ڈرو نہیں میں ہوں ناں۔ وہ اتنی محبت سے بولا کہ وہ چپ ہو گئی۔

ایک سین ایسا آیا جس میں جن دیوار سے نکلا۔ ایل نے بے اختیار بائیں جانب دیوار کو دیکھا
جہاں ماریہ بیٹھی تھی وہ خوف کے عالم میں ماریہ سے تھوڑی دور ہو کر دائم کی جانب کھسک
گئی۔ اور دائم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا اتنا پیار آ رہا ہے مجھ پر۔ دائم نے اس کے کان قریب ہو کر سرگوشی کی۔

ایل نے ایک دم اس کی طرف دیکھا اور دوبارہ ماریہ کی جانب کھسک گئی۔ دائم اس کی حرکت
پر مسکرا دیا پھر مووی ختم ہونے تک ایل کی یہی حرکتیں رہیں۔ وہ کبھی ماریہ کی طرف ہوتی تو
کبھی دائم کی طرف۔ ایل کی شام تو بہت بری گزری لیکن اسکی یہ حالت ماریہ اور دائم نے
کافی انجوائے کی۔



واپسی پر گھر کی جانب گاڑی موڑنے کی بجائے دائم نے ایک ریسٹورنٹ کے آگے گاڑی روکی۔
وہ چپ چاپ گاڑی سے اتر آئی۔ وہ بہت ہی خوبصورت ریسٹورنٹ تھا دائم نے کارنر والی ٹیبل
پہلے ہی بک کروائی ہوئی تھی۔ وہ تینوں وہاں آکر بیٹھ گئے گول میز کے گرد تین کرسیاں ہی لگی
ہوئی تھی۔

بھائی آج مووی کا کتنا مزہ آیا نہ کیوں ایل؟ ماریہ نے بیک وقت دونوں کو مخاطب کیا۔

ہاں بہت زیادہ وہ بو جھل آواز میں بولا۔

بالکل بھی نہیں آیا۔ اس کے برعکس ایل منی بنا کر بولی۔

بھائی آپ شادی کے بعد ایل کو ہمیشہ ہارر مووی دکھانے لے جایا کرنا۔ وہ آنکھ دبا کر بولی جبکہ ایل نے گھور کر اسے دیکھا۔

ہاں کیوں نہیں مجھے معلوم ہے ایل کو ہارر موویز بہت پسند ہیں۔ وہ بھی آنکھ دباتا ہوا بولا جبکہ ایل دونوں بہن بھائیوں کو غصے سے گھور رہی تھی۔

کیا ہوا ایل ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ کہیں تمہارا کھانے کی بجائے مجھے کھانے کا ارادہ تو نہیں ہے؟ دائم شرارت سے بولا۔

مجھے نان ووج non.veg پسند نہیں وہ نخوت سے بولی۔ تب ہی ویٹر آگیا دائم نے اسے آرڈر لکھوایا وہ جانتا تھا ایل کو کیا پسند ہے اور ماریہ کی پسند سے بھی واقف تھا اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان دونوں کو ہی دائم کی پسند کا پتہ نہیں تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں ویٹر کھانا لے آیا کھانا بہت لذیذ تھا ہلکی پھلکی بات چیت کے ساتھ کھانا کھایا گیا دائم اور ماریہ ہی زیادہ باتیں کرتے رہے وہ چپ ہی رہی۔



ڈیڑھ ماہ گزرے پتہ ہی نہیں چلا ان دنوں اس نے دائم کے متعلق کافی سوچا اور شہری والی بات کو اپنی غلط فہمی سمجھنے لگی اور دائم کی جانب سے اس نے کافی حد تک اپنا دل صاف کر لیا۔ ان کی شادی میں بس دس دن ہی رہ گئے تھے اب دونوں کا سامنا کم ہی ہوتا تھا کیونکہ دائم زیادہ آفس کے کاموں میں مصروف رہتا تھا۔ ایمل کا زیادہ وقت کچن میں گزرتا تھا کیونکہ مومنہ اسے نئے کھانے بنانا سکھاتی تھیں۔ وہ چاہتی تھی کہ اکمل پر کام سیکھ جائے بھلے ہی سے کہیں باہر نہیں جانا تھا لیکن پھر بھی لڑکی کو شادی سے پہلے ہر کام آنا چاہیے۔ تائی جان اسے دائم کی پسند کے بارے میں بتاتیں کہ وہ کیا کھاتا ہے کیا پسند کرتا ہے اور ایمل وہی ڈشز تیار کرتی۔ ماریہ بھی اس کے ساتھ ساتھ کاموں میں بیزی رہتی تھی دونوں آجکل کچن میں مصروف پائی جاتی تھیں۔ کافی دنوں سے وہ باہر نہیں گئی تھی تائی جان ایمل اور دائم کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔

تائی جان اور مومنہ کا روز کوئی نہ کوئی چکر بازار ضرور لگ جاتا تھا لیکن آج ایمل اور ماریہ بھی ساتھ ہی گئی تھیں۔ دونوں نے اپنی پسند کی بہت سی شاپنگ کی تھی۔ ایمل نے دائم کے لیے ایک ریسٹ واچ خریدی تھی جس کا بڑا ڈائل تھا اور وہ سفید رنگ کی تھی۔ ایمل کی نظر پڑی

اسے اچھی لگی اور اس نے خرید لی۔ ماریہ کو یہ بات بہت اچھی لگی کہ ایل نے دائم کے لئے کچھ لیا تھا۔



ایل یہ واچ بہت ہی پیاری لگ رہی ہے۔ ماریہ کو واقعی وہ بہت پسند آئی تھی جب وہ اپنی شاپنگ دیکھ رہی تھی تو ماریہ نے تعریف کی۔

پسند کس کی ہے؟ وہ اتراتے ہوئے بولی۔

اور تم کس کی پسند ہو؟ ماریہ بھی مسکرا کر بولی۔

اس بات پر ایل چپ کر گئی تھوڑی دیر بعد مسکرا کر بولی تائی جان کی!

اور تائی جان کے بیٹے کی نہیں؟ دائم کی آواز سن کر وہ گھبرا گئی اور فوراً سے واچ اپنے دوپٹے کے نیچے چھپالی وہ نہ جانے کب وہاں آکھڑا ہوا تھا۔

ہونہ کسی کی باتیں سننا اچھی بات نہیں ہے۔ وہ سنبھل کر بولی۔

اور جو تعریف کا حقدار ہو اس کی حق تلفی کرنا بھی اچھی بات نہیں۔ وہ ماریہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

میں نے کونسی حق تلفی کی ہے؟ اب وہ بولی تو اس کی آواز آہستہ تھی۔

آئس کریم کھانے چلیں؟ ماریہ بولی۔

واک پر چلیں؟ دائم اس کے برعکس بولا۔

ٹھیک ہے واک اور آئس کریم دونوں۔ دائم کے بجائے ایل آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے بولی تو اس کی بات پر دائم اور ماریہ دونوں ہنس دیے۔



آئس کریم کھانے کے بعد وہ تینوں اسی پارک میں آگئے ہلکی پھلکی بات کے ساتھ واک کرنے لگے۔

بس میں تو تھک گئی چل چل کر ماریہ تھوڑا سا چلنے کے بعد بولی۔

کیوں کتنا چل لیا تم نے؟ ایل نے گھور کر اسے دیکھا۔ ابھی تو تم نے توماز ہومر کا کلائمبنگ ریکارڈ توڑنا تھا ابھی سے تھک گئی۔

یار کبھی کبھی بندہ جذبات میں آکر کہہ ہی دیتا ہے وہ آنکھ مارتے ہوئے بولی۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ تم۔ دائم ایل کے برعکس نرمی سے بولا۔

اوکے میں جارہی ہوں آپ نے واک جاری رکھیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ چلی گئی۔
ہاں چلیں آگے یا پھر تم بھی تھک گئی ہو؟ دائم اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔
نہیں۔ وہ بالوں کی لٹ کان کے پیچھے اڑتے ہوئے بولی۔

ایمل کیا تم اس رشتے سے خوش ہوناں؟ دائم آگے چلتا ہوا بولا۔ ہوا تیز چل رہی تھی اور ایمل
کے بال شانوں سے اڑ رہے تھے جنہیں وہ بار بار پیچھے کرتی تھی وہ دائم کے سوال کے جواب
میں چپ رہی۔

دیکھو میں اپنی زندگی میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں جو بھی رشتہ ہوں میں اس میں فئیر رہنا چاہتا
ہوں وہ سنجیدگی سے بولا۔

مجھے زیادہ ڈائلاگز بھی پسند نہیں میں ایک پریکٹکل انسان ہوں۔ لیکن ایک بات یہ بھی ہے کہ
جس سے پیار کروں اس کا خیال ہر وقت میرے لیے فرض ہو جاتا ہے اور تم میرے لیے بہت
خاص ہو۔ وہ رخ موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے بولا وہ اب بھی چپ ہی رہی۔
تم کچھ نہیں بولو گی۔

نہیں آپ کو سننا اچھا لگ رہا ہے۔ وہ بے ساختہ بول اٹھی اسکی بات پر وہ کھل کر مسکرایا۔
جب کہ ایمل اب تھوڑی شرمندہ نظر آ رہی تھی۔

اچھا مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں تمہیں اچھا لگتا ہوں وہ شرارت سے بولا۔

میں نے ایسے تو نہیں کہا وہ ترخ کر بولی۔

ایک تو تم جھوٹ بہت بولتی ہو وہ خفا ہو کر بولا۔

تو آپ جیسے بڑے سچ بولتے ہیں؟ وہ اب بھی شہری والی بات سوچتے ہوئے بولی۔

کون سا جھوٹ بولا میں نے؟

کچھ نہیں۔ وہ آگے دیکھتے ہوئے بولی۔

دائم کو چلتے ہوئے وہی بینچ نظر آیا جس پر اس نے پہلی بار ایل کو بیٹھے دیکھا تھا۔

تمہیں معلوم ہے ایل میں نے تمہیں پہلی بار کب دیکھا تھا؟ وہ سامنے پڑے بینچ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

بائیس سال پہلے وہ فوراً بولی۔

اوں ہوں۔ وہ گردن دائیں بائیں ہلاتا ہوا بولا۔ یہاں دیکھا تھا وہ سامنے پڑے ہوئے بینچ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

یہاں کب؟ ایل کو اب حیرانگی ہوئی۔

میں تو آپ کو گھر میں ملی تھی جب میں سیڑھیوں سے گرنے لگی تھی۔ وہ اس کی بات کی نفی کرتی ہوئی بولی۔

اس سے ایک دن پہلے جب شام کو میں واک کرنے یہاں آیا تھا تب اچانک میری نظر بینچ پر بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی تھی وہ سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھی بہت اداس لگ رہی تھی جیسے بہت روئی ہو تب میرا شدت سے دل چاہا کہ اس کا اداس چہرہ دیکھوں تب ہی اس لڑکی نے اپنا سر اٹھایا میں حیران رہ گیا اس کی آنکھیں بہت سحرزدہ تھی وہ مجھے بہت اچھی لگی تھی۔ ایل اس شام کو یاد کرنے لگی اسے ابھی بھی مامی اور ارسل پر بہت دکھ تھا۔

میرا شدت سے دل چاہا کہ وقت وہیں قید کر لوں اور بس اسے دیکھتا رہوں۔ اب کے دائم کی بات سن کر وہ مسکرانے لگی۔

اچھا کون تھی وہ لڑکی؟ اب وہ شرارت سے بولی۔

بس تھی کوئی چھوڑو تمہیں کیا لگے؟ وہ بھی شرارت سے بولا۔

ہونہ نہیں بتانا تو نہ بتائیں اب کے ایل خفا ہو کر بولی اور اس بینچ سے ہٹ کر آگے بڑھنے لگی۔

دائم کی نظر پاس لگے پودوں پر پڑی وہاں سفید گلاب لگے بہت خوبصورت لگ رہے تھے اس نے ایک پھول توڑا اور ایل کے پیچھے ہو لیا۔

ایل سنو تو۔ وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولا۔

جی وہ کی اور تنک کر بولی۔

یہ تمہارے لیے وہ سفید گلاب اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔

مجھے نہیں چاہیے یہ آپ اسے ہی دیں جو آپ کو اچھی لگتی ہے۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

دائم نے ایل کا ہاتھ پکڑ کر گلاب اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ ایل نے بے ساختہ اس کی جانب دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔

اسی کو تو دے رہا ہوں۔ وہ محبت سے بولا تو ایل نے مسکرا کر پلکیں جھکا لیں۔

گھر چلیں۔ ایل نے گلاب کی خوشبو سونگھتے ہوئے کہا۔

اوکے چلتے ہیں وہ دونوں ہم قدم ہو کر چلنے لگے اور پارک میں موجود تمام درخت اور پودے انہیں دیکھنے لگے۔



آج کل ایل خوش رہنے لگی تھی اس کا دل دائم کی جانب سے صاف ہو گیا تھا کبھی کبھی خیال آتا کہ وہ دائم سے شہری کے بارے میں پوچھ لے پھر وہ خود ہی اپنا خیال جھٹک دیتی۔ رات کو جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو اس کے بیڈ پر سفید گلابوں کا گلستہ پڑا تھا وہ حیران ہو کر بیڈ تک آئی۔ اور گلستہ اٹھا کر دیکھا پھول بالکل تازہ تھے ان کی مہک بہت اچھی تھی۔ یہ پھول بالکل ویسے ہی تھے جیسا پھول کل دائم نے اسے پارک میں دیا تھا۔ اس نے گلستہ الٹ کر دیکھا اس میں سے ایک کارڈ نیچے گرا اس پر کچھ لکھا تھا۔

♡ To my love

♡ From your life

کاغذ پر لکھے الفاظ پڑھ کر وہ مسکرا دی گلستہ اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔ یقیناً دائم نے اس کے کمرے میں آنے سے پہلے رکھ دیئے ہوں گے۔ لیکن اس نے اپنا نام کیوں نہیں لکھا وہ حیران ہوئی اور دوبارہ کارڈ اٹھا کر دیکھا اس کی الٹی سائیڈ پر بھی کچھ لکھا تھا وہاں دو کافی کے مگ بنے تھے اور ساتھ میں In kitchen لکھا تھا۔ اب اسے یقین تھا کہ یہ دائم نے ہی

بھیجا ہے وہ تھوڑی دیر بلاگوں کو دیکھتی رہی گھڑی کی جانب دیکھا جہاں 11 بج کر 40 منٹ ہو گئے تھے وہ بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں سمیٹتی نیچے آ گئی۔

جب وہ کچن میں داخل ہوئی تو دائم چولے پر کچھ بنا رہا تھا وہ اس کی آہٹ سن کر پلٹ اور مسکرایا۔

کیا بنا رہے ہیں آپ؟ وہ اشتیاق سے بولی۔

پاستا وہ مسکرا کر بولا۔

واوو۔۔ آئی لو پاستا۔ وہ خوش ہو کر بولی۔

اینڈ آئی لو یو وہ فوراً بولا۔

ایمل شرما کا رخ موڑ گئی۔ اور برتنوں کو بلاوجہ الٹنے لگی۔

کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ وہ پاستے میں چمچ ہلاتا ہوا بولا۔

میں کافی کے لیے مگ ڈھونڈ رہی ہوں وہ گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

میں نے نکال کر رکھ دیے ہیں وہ سلیپ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اوہ اچھا۔ وہ جھینپ کر بولی پانچ منٹ تک پاستا تیار ہو گیا اس نے پاستا ٹیبل پر رکھ دیا اور ایل کافی مگ میں ڈالتے ہوئے لے آئی۔

یہ پل کتنے خوبصورت تھے وہ سوچ رہی تھی جب دائم اٹھا اور فریج سے کچھ نکالنے لگا وہ تھوڑی حیران ہوئی پھر دائم خ کیک اس کے سامنے ٹیبل پر رکھا تو وہ سمجھ کر مسکرا دی۔

اوہ تو یہ بات ہی دائم کو اس کی برتھ ڈے یاد تھی۔ جو بھی تھا وہ اس وقت خود کو بہت ہی خوش قسمت خیال کر رہی تھی۔

بہی برتھ ڈے ایل! وہ چھری اس کو پکڑ آتے ہوئے بولا ایل نے چھری اس کے ہاتھ سے لے لی اور کیک کاٹنے لگی۔ کے کا پیس کاٹ کر اس نے دائم کی جانب بڑھایا۔ دائم نے اس کا ہاتھ تھام کر کیک منہ میں ڈالا اور بچا ہوا ٹکڑا ایل کے منہ میں ڈال دیا۔

اب پاستہ کھائے مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے شام کو دُور میں بھی ٹھیک سے نہیں کیا۔ دائم نے پاستا پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا تو ایل نے منہ بنا لیا۔

ہونہ۔ تو یہ آپ نے اپنے لئے بنایا ہے وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

نہیں تمہارے لیے بھی بنایا ہے وہ پاستا کا چیچ منہ میں رکھتے ہوئے بولا۔

یہ جو آپ میرے لیے پاستا بنا رہے ہیں دو دن سے وائٹ فلاورز دے رہے ہیں میں پہلے بتا رہی ہوں جہان کو کاپی مت کریں۔

اچھا تو تم ناولز بھی پڑھتی ہو مجھے تو لگتا تھا کہ دوسروں کو تنگ کرنا ہی آتا ہے۔

میرا ابھی دماغ خراب نہیں ہوا جو اتنے لمبے لمبے ناولز پڑھوں گی یہ تو آپ کی بہن ہے جس نے مجھے زبردستی یہ ناول سنایا تھا۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

اچھا اگر جہان کو کاپی نہ کروں تو تم ہی حیا کو کاپی کر لیتی اور میرے لیے لندن آجاتی۔

ارے واہ میں کیوں آتی لندن؟ میرا کون سا آپ سے بچپن میں نکاح ہوا تھا؟ وہ بے ساختہ بول اٹھی اور دائم اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔

بچپن میں نہیں ہوا تو کوئی بات نہیں اب ہونے ہی والا ہے کچھ دن تک۔

جی ہونے والا ہے تو؟ وہ آکرڑ کر بولی۔

تو یہ کہ اتنی جلدی غصہ کیوں ہو جاتی ہو؟ وہ اس کی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

کیونکہ یہ اس کی بچپن کی عادت ہے وہ دونوں ماریہ کی آواز سن کر دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔

بہی برتھ ڈے ایل بھا بھی۔ ماریہ خوشی سے چمکتے ہوئے بولی۔

تھینک یو وہ خفگی سے بولی اسے بھا بھی لفظ پر حیرانگی ہوئی حالانکہ خوشی ہونی چاہیے تھی۔

اور یہ کیا میرے بغیر اکیلے اکیلے ہی کافی اور پاستہ کھایا جا رہا ہے وہ منہ بنا کر بولی۔

تم بھی آ جاؤ کھالو دائم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ پاستہ کھانے لگی اور ایل کے مگ سے کافی اٹھا کر پینے لگی۔ دائم نے اپنے مگ سے کافی بچا کر ایل کو دے دی۔

میرا خیال ہے اب چل کر سویا جائے۔ کافی دیر وہ تینوں باتیں کرتے رہے پھر دائم نے کہا۔
ہاں مجھے بھی نیند آرہی ہے ایل کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

گڈ نائٹ یہ کہتے ہی وہ تینوں اپنے اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔



کہتے ہیں زندگی کا سب سے حسین ترین دن شادی کا دن ہوتا ہے۔ آج دائم اور ایل کی شادی کا دن تھا کل مہندی کا فنکشن بھی سب نے خوب انجوائے کیا تھا ایل پر روپ بھی خوب آیا تھا۔

آج بارات کی اور فنکشن ہال میں تھانکاح کے بعد جب ایل سیٹج پر آئی تو سب کی نظریں اس کی جانب اٹھی اور پلٹنا بھول گئیں۔

وہ ریڈ کلر کے لہنگے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی جب دائم کی نظر اس پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔ ہر وقت لڑتی اور بولتے رہنے والی ایل آج مکمل طور پر خاموش تھی۔ سب نے دلہا دلہن کی بہت تعریف کی ارسل شادی میں آیا اور تھوڑی دیر بعد ہی چلا گیا وہ ایل کی شادی سے کافی اداس تھا۔ البتہ مامی دائم کو دیکھ کر حیران بھی تھی ایل کی قسمت اتنی اچھی نہیں ہونی چاہیے تھی کیا ہو جاتا اگر ایل کی جگہ اس وقت سارا ہوتی چلو خیر ہے یہ بلا تو ان کے سر سے ٹلی تھی وہ اسی بات پر خوش تھیں۔ پھر رخصتی کا وقت آیا ایل نے رخصت ہو کر اپنے گھر ہی آنا تھا۔

سمیعہ اور مومنہ دونوں ہی بہت خوش تھی بالآخر ان کی دونوں کی دلی آرزو پوری ہو گئی تھی۔ ماریہ کی خوشی بھی دیدنی تھی دائم اور ایل دونوں ہی اسے بہت عزیز تھے۔



جب ایل کو دائم کے کمرے میں بٹھایا گیا تو وہ تب بھی حیران تھی کیا واقعی اس کی شادی ہو گئی دائم اچانک سے اس کی زندگی میں آیا تھا کتنی جلدی سے رشتہ طے پایا اور وہ ہمیشہ کے لئے اس کی ہو گئی۔ وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب دائم کمرے میں داخل ہوا۔

السلام علیکم اس نے آتے ہی ایل کو سلام کیا۔

وعلیکم السلام وہ دھیما سا بولی۔

کیسی ہو؟ بہت ہی پیاری لگ رہی ہو وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔ مگر وہ کچھ نہ بولی۔

کوئی خواہش کرو ایل میں تمہاری ساری خواہشات پوری کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اس کے حسین سراپے کو نظروں میں رکھتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے پھر ہم مل کر شکرانے کے نفل ادا کریں گے یہ میری سب سے بڑی خواہش ہے۔ وہ اتنی معصومیت سے بولی کہ دائم کو اپنی قسمت پر ناز ہوا۔

ٹھیک ہے کتنی اچھی بات ہے ہماری نئی زندگی کی شروعات کتنے پاکیزہ طریقے سے ہو وہ مسکرا کر بولا۔

اتنے میں ایل وضو کرنے کے لیے اٹھ گئی وہ جانتی تھی کہ دائم کے ساتھ اس کی زندگی بہت ہی اچھی ہوگی۔



ایک ماہ بعد:

ایل اور دائم کی زندگی بہت خوشگوار گزر رہی تھی شادی کے بعد وہ لوگ ہنی مون پر جانے کی بجائے عمرہ کرنے گئے تھے سمیعہ اور فرقان تو خدا کا شکر ادا کرتے نہ تھکتے تھے مومنہ کچھ دن اپنی بہن کے گھر رہنے چلی گئی ایل اب اکثر کچن میں پائی جاتی تھی اور دائم کے لیے نئی نئی دُشز تیار کرتی تھی۔ زندگی بہت اچھی گزر رہی تھی اور وہ خدا کا شکر ادا کرتی تھی۔



وہ شام کا کھانا تیار کر رہی تھی جب کھانا تیار ہو گیا تو وہ فریش ہونے کمرے میں آگئی۔ اس نے بالوں کو برش کیا اور دراز میں سے اپنے ایئر رنگز ڈھونڈنے لگی تب ہی اس کی نظر ایک سفید ڈبی پر پڑی تو اسے یاد آیا کہ اس نے یہ واچ دائم کے لیے ڈیڑھ ماہ پہلے لی تھی اور ابھی تک اسے

نہیں دی ایل کو خود پر غصہ آیا۔ آج جب دائم آفس سے آئے گا تو اسے یہ گھڑی دے گی بلکہ خود اپنے ہاتھوں سے پہنائے گی وہ سوچ کر ہی وہ خوش ہو رہی تھی یہ سوچتے ہی وہ نیچے آ گئی۔

جب وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو ٹھٹک کر رک گئی دائم گھر آ گیا تھا یہ ایک نارمل بات تھی لیکن اس کے سامنے والے صوفے پر شہری بیٹھی بھی اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچی بھی تھی جو کہ پانچ چھ سال کی لگتی تھی اور اس کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھیں۔ دائم ایل کو دیکھ کر مسکرا دیا شہری بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہیلو ایل! کیسی ہو؟ وہ ایل کے قریب آ کر اس کے گلے لگاتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہوں وہ بدقت مسکراتے ہوئے بولی۔

ایل شہری ہم سے ملنے آئی ہے کہ وہ ہماری شادی پر نہیں آ سکی اس کے لئے کچھ دن یہیں رہے گی۔ دائم ایل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اچھا۔ وہ صرف اتنا ہی بولی نا جانے کیوں وہ ایک دم سپاٹ ہوگی اسے شہری پسند نہیں تھی۔

کھانا ابھی کھائیں گے آپ یہ ٹھہر کے؟ دائم صوفے سے اٹھنے لگا تو ایل نے پوچھا۔

ہاں تم کھانا لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر سب مل کر کھاتے ہیں۔ وہ اٹھ کر اوپر چلا گیا اور ایل شہری کو دیکھے بنا کچن میں چلی گئی نہ جانے کیوں اسے بہت غصہ آ رہا تھا۔

پرتکلف ماحول میں ڈنر کیا گیا فرقان سمیعہ اور ماریہ تینوں بہت خوش ہو کر شہری اور کیتھی سے ملے۔ ایل کو دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ کیتھی شہری کی بیٹی ہے وہ تو دیکھنے میں اتنی ینگ لگتی تھی کہ دیکھنے میں لگتا ہی نہ تھا کہ وہ میرڈ ہوگی۔

اس کا مطلب تھا کہ شہری شادی شدہ تھی وہ سوچ کر ہی خوش ہو گئی۔

کھانے کے بعد ایل اپنے، ماریہ، شہری اور دائم کے لیے کافی بنا کر لائی سب کے کپ تھما کر اپنا کپ لیے وہ دائم کے ساتھ بیٹھ گئی۔ شہری کو بہت غور سے دیکھنے پر ایل کو معلوم ہوا کہ وہ کافی کمزور اور مرجھائی ہوئی لگ رہی تھی۔

شہر تم میرڈ ہو اور دائم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ ایل خفا ہوتے ہوئے بولی۔

ایل شہری کی ڈائیورس ہو چکی ہے دائم دھیمے لہجے میں بولا۔

اوہ۔۔ ایل کیا اوہ کافی لمبی تھی جو سکون تھوڑی دیر پہلے میسر ہوا تھا وہ پھر سے غارت ہو گیا تھا۔

دراصل شہری کی طلاق کو دو سال ہو گئے ہیں وہ پچھلے ماہ لندن گئی ہوئی تھی تب ہی وہ ہماری شادی میں نہیں آ سکی وہ اپنے ہسبینڈ جارج سے کیتھی کو لینے گئی تھی اور اسے کیتھی کی کسٹڈی مل گئی۔ دائم نے ایل کو تفصیل سے بتایا۔

اینڈ تھینکس ٹو یو دائم یہ صرف تمہاری وجہ سے ممکن ہوا اگر تم مجھے اتنا اچھا لائے کر کے نہ دیتے تو یہ سب کیسے ممکن ہوتا۔ وہ پوری طرح سے دائم کی ممنون نظر آتی تھی۔
یہ تو میرا فرض تھا دوست ہوتے کس لیے ہیں وہ مسکرا کر بولا۔

ماریہ کو شہری سے بہت ہمدردی ہوئی جبکہ ایل کو اس پر بہت غصہ آیا۔



شہری کو آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا ایل ایکٹنگ کرتے کرتے تھک گئی تھی وہ زیادہ دیر اپنے جذبات چھپا نہ پاتی تھی دائم کیتھی سے بہت باتیں کرتا تھا اور اکثر اسے آس کریم کھلانے بھی لے جاتا تھا۔ ایل کو تو اب وہ بچی بھی بری لگنے لگی تھی اور دائم پر بھی اکثر غصہ آتا تھا لیکن وہ برداشت کر جاتی۔ مومنہ بھی خالہ کے گھر سے واپس آ گئی تھیں۔ انہیں بھی شہری سے

بہت ہمدردی ہوئی ایل کو اپنی ماں پر بھی غصہ آیا۔ آخر ایسا کیا ہو گیا ہے جو ہر کسی کو اس
بیچاری پر ترس آ رہا ہے۔ وہ اپنے ہی خیالات میں کڑھتی رہی۔



ایل نے کافی کے دو لگ بنائے اور اپنے کمرے میں لے کر آئی۔ دائم کمرے میں نہ تھا وہ
دیکھ کر حیران ہوئی۔ کہیں وہ اس شہری کے کمرے میں نہ گیا ہو وہ غصے کمرے سے باہر آئی
اور شہری کے کمرے کے پاس آ کر رک گئی۔

دائم تمہاری بات نہ مان کر میں نے بہت غلط کیا حالانکہ تم نے تو مجھے شادی کے لئے بہت
اچھی آفر دی تھی۔ شہری افسردگی سے بولی اور ایل تو جیسے سکتے میں آ گئی۔

پرانی باتوں کو بھول جاؤ جو ہونا تھا وہ ہو گیا آگے بڑھو اور ہاں وہ آفر اب بھی وہیں ہے اگر تم
راضی ہو۔ دائم کی یہ بات سن کر ایل کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل آئے۔ اتنا بڑا دھوکا
ہوا تھا اس کے ساتھ۔ وہ جو ہمیشہ اس بات کو اپنی غلط فہمی سمجھتی تھی آج اسے کسی بات پر
شک نہیں رہا تھا بلکہ یقین ہو گیا تھا وہ دونوں نہ جانے کیا بول رہے تھے اکمل کو کچھ سمجھ
نہیں آ رہا تھا بس جو سنا تھا وہی اس کے لئے کافی تھا۔



جب دائم کمرے میں آیا تو ایل وہاں نہیں تھی سائیڈ ٹیبل پر دو کافی کے مگ پڑے تھے جو کہ اب ٹھنڈے ہو گئے تھے۔ وہ اس کا انتظار کرنے لگا آج وہ کافی تھکا ہوا تھا انتظار کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

دوبارہ اس کی آنکھ فجر ٹائم کھلی اس نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو دیکھ کر حیران رہ گیا ایل وہاں نہیں تھی۔ وہ کمرے سے باہر نکل آیا لاؤنج میں دیکھا کچن دیکھا لیکن ایل وہاں نہیں تھی۔ وہ بہت حیران ہوا آخر ایل کہاں گئی۔ اس نے مومنہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر جھانکا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھی۔ غرض اس نے ماریہ کے کمرے میں بھی جھانکا وہ کہیں نہیں تھی۔ وہ بہت پریشان ہوا آخر میں وہ چھت پر آیا اور دیکھ کر حیران رہ گیا اوائل نومبر کے دن تھے اور وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ٹھنڈے فرش پر اکڑوں بیٹھی تھی وہ اس کی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا اور پریشانی سے اس کی جانب لپکا۔

ایل یہاں کیا کر رہی ہو؟ سردی ہے اٹھو جلدی سے۔ وہ اسے بازو سے پکڑتے ہوئے کھڑا کرنے لگا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں یوں لگا جیسے وہ پتھر کی ہو۔

ایمل سب ٹھیک ہے؟ کیا ہوا؟ وہ ایک دم بہت پریشان ہو گیا۔

بیچھے ہٹیں دور رہے مجھ سے وہ سختی سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا؟ آخر کچھ بتاؤں گی؟ وہ پریشانی سے بولا۔

کچھ نہیں ہوا جائیں اور مجھے تنہا چھوڑ دیں۔ وہ دھاڑ کر بولی۔

وہ نہ جانے کب سے یہاں بیٹھی ہیں اس کے ہاتھ پاؤں برف ہو رہے تھے دائم کو اس کی حالت دیکھ کر بہت فکر ہوئی۔ نہ جانے وہ ساری رات کمرے میں آئی ہی نہیں تھی تو کیا وہ ساری رات یہیں تھی۔

ایمل ادھر دیکھو میری طرف کیا ہوا؟ وہ اس کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے بولا۔

سنائی نہیں دیا آپ کو جائیں یہاں سے۔ وہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی۔

اس بات پر خفا ہوا ایمل؟ پہلے تو تم نے ایسے کبھی نہیں کیا۔ وہ اس کا رد عمل دیکھ کر بہت حیران ہوا۔

آخر مجھے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے آپ؟ نفرت ہے مجھے آپ سے آپ کے نام سے آپ کی باتوں سے جھوٹے ہیں آپ۔۔۔ وہ بہت ہی غصے میں بولی اس وقت وہ کافی بے حس معلوم

ہو رہی تھی۔ دائم اسکی باتیں سن کر ہکا بکا رہ گیا آخر ایسا کیا ہو گیا تھا جو وہ اتنی سفاک ہو گئی تھی۔ باقی ساری باتیں ایک طرف اس وقت اسے ایل کی فکر تھی کہیں وہ بیمار نہ ہو جائے۔ اس نے زبردستی اسکا بازو پکڑا اور کھینچ کر کھڑا کیا۔

بعد میں مجھے باتیں سنا لینا ابھی نیچے چلو۔ وہ اسے کھینچتے ہوئے بولا۔

مجھے کہیں نہیں جانا چھوڑیں مجھے۔ وہ خود کو چھڑاتے ہوئے بولی لیکن اب کی بار دائم کی گرفت مضبوط تھی وہ اسے کھینچتا ہوا کمرے تک لانے میں کامیاب ہو گیا۔ کمرے میں آتے ہی ایل نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا اور دائم نے اسکا بازو چھوڑ دیا۔ دائمی سائنڈ ٹیبل پر پڑے جگ میں سے پانی نکالا اور گلاس ایل کی جانب بڑھایا۔

یہ لو پانی پیو اور پرسکون ہو جاؤ۔ دائم نے گلاس اس کے آگے کیا تو ایل نے غصے سے اس پر ہاتھ مار کر گلاس گرا دیا۔

مجھے نہیں پینا۔ دائم کو اس کا یہ رویہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی آخر کیا بات تھی جو وہ یوں ری ایکٹ کر رہی تھی۔

ایل کیا ہوا ہے؟ آخر وجہ کیا ہے جو تم یوں بیہو کر رہی ہو؟ اب کے دائم تھوڑا غصے سے بولا۔

وجہ؟ مجھ سے وجہ پوچھ رہے ہیں آپ؟ یہ تو آپ خود سے پوچھیں جا کر اپنی شہری سے پوچھیں۔
آپ اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو پھر مجھ سے کیوں کی؟ وہ ایک دم پھٹ پڑی تھی۔
یہ کیا کہہ رہی ایل؟ وہ میری ایک اچھی دوست ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اب تو دائم کو
بھی غصہ آیا۔

اچھی دوست۔۔۔ یہ تو مجھے پتا ہے کتنی اچھی دوست ہے وہ آپکی۔۔۔ میں اسے یہاں برداشت
نہیں کر سکتی نفرت ہے مجھے اس سے۔ میں اسے مار دوں گی جان سے۔ وہ اب بھی غصے میں
تھی اسکا غصہ ختم ہونے پر نہیں آ رہا تھا۔

خبردار ایل اگر تم نے اسے یہاں سے نکالا تو وہ بیچاری کہاں جائے گی بس کچھ دن کی بات
ہے وہ چلی جائے گی۔ اب کے وہ تھوڑا نرمی سے بولا۔

کتنی ہمدردی ہے آپکو اس سے اور مجھ سے میری فیلنگز سے آپکو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب کی بار
وہ بولی تو اسکی آواز میں بہت درد تھا۔

ایل تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں تمہارے ساتھ پوری ایمانداری سے چل رہا ہوں ایسی کوئی
بات نہیں ہے۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

مجھے اکیلا چھوڑ دیں میں آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی چلے جائیں یہاں سے۔ وہ پھر غصے سے بولی۔

نہیں جاؤں گا میں کیا کر لوں گی؟ وہ بھی اب غصے سے بولا۔

اب کی بار ایل کچھ نہیں بولی بلکہ الماری کی جانب بڑھی اور سوٹ کیس نکال کر اپنے کپڑے نکالنے لگی۔ دائم تو یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ وہ اس حد تک خفا تھی کہ خود یہاں سے جانے کا سوچ رہی تھی۔

یہ کیا کر رہی ہو ایل؟ وہ دکھ سے بولا۔

جب آپ مجھے تنہا نہیں چھوڑ رہے تو میں نے سوچا میں ہی چلی جاتی ہوں یہاں سے۔ ویسے بھی آپ کی شہری کو میں کہاں پسند ہوگی؟ اس کا انداز تمسخرانہ تھا۔

کہاں جاؤ گی یہاں سے؟ دائم گھٹے گھٹے انداز میں بولا۔

جہاں بھی جاؤں آپ کو کیا لگے؟ نہ جانے ایل کو آج کیا ہو گیا تھا؟

تم کہیں نہیں جا رہی ہو ایل ہم اس مسئلے کو بیٹھ کر حل کر سکتے ہیں وہ رسانییت سے بولا۔

مجھے کچھ نہیں سننا اور نہ ہی کوئی بات کرنی ہے اس بارے میں۔ وہ سوٹ کیس بند کرتے ہوئے بولی۔

ایمل کا تمہیں مجھ پر اتنا ہی یقین ہے؟ وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا اب کی بار ایمل کچھ نہیں بولی بلکہ اپنا سوٹ کیس اٹھاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھنے لگی دائم کو لگا وہ صرف غصے میں جانے کے لیے کہہ رہی ہے مگر وہ سیریس تھی۔

کہاں جا رہی ہو پاگل تو نہیں ہو گئی؟ وہ اس کے ہاتھ سے سوٹ کیس کھینچتے ہوئے بولا۔

جی ہو گئی ہو پاگل جب سے وہ یہاں آئی ہے میں ایک پل چین سے نہیں رہ پائی اب میں مزید اس ماحول کا حصہ نہیں بن سکتی مجھے خالہ کے گھر جانا ہے۔

ایمل بھلے ہی مجھ سے بات نہ کرو لیکن گھر سے نہ جاؤ سب کیا کہیں گے؟

یہ آپ کو معلوم ہوا گا کہ کسی سے کیا کہنا ہے؟ وہ غصے سے کہتی سوٹ کیس دھکیلتی

کمرے سے باہر نکل گئی۔ دائم جانتا تھا جب وہ ضد کرتی تھی تو پوری کمر کے ہی رہتی تھی۔ وہ

اس وقت بہت غصے میں تھی فی الحال اسے سمجھانا بے سود تھا۔ جب وہ ذرا ٹھنڈی ہو جائے

گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور ایمل کے پیچھے آیا۔

تمہیں خالہ کے گھر جانا ہے ٹھیک ہے جاؤ لیکن میں خود تمہیں چھوڑ کر آؤں گا۔ یہ کہتے ہیں وہ گاڑی نکالنے لگا ایل خاموش رہی۔

سارا راستہ خاموشی سے گزرا۔ گھر کے آگے گاڑی رکھتے ہیں وہ تیزی سے کچھ کہے بنا باہر نکل گئی جیسے ابھی بھی صدمے میں ہوں دائم نے دکھ سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایل یوں بھی کر سکتی ہے۔ وہ خود کو بے بس سا محسوس کرتا گھر واپس آگیا۔ اب سورج نکل آیا تھا اور روشنی کافی تیز ہو گئی تھی۔ دائم بنا کسی کو کچھ کہے سیدھا اپنے کمرے میں آیا تیار ہوا اور آفس کیلئے نکل گیا۔



ابھی وہ آفس پہنچا ہی تھا کل گھر سے کال آگئی۔

ہیلو! دائم نے کال اٹھائی۔

دائم بیٹا ایل کہاں گئی؟ تم صبح کہاں گئے تھے؟ سمیعہ پریشانی سے بولیں۔
امی وہ ایل کو اپنی خالہ کی بہت یاد آرہی تھی تو اس نے کہا تھا مجھے ڈراپ کر دینا تو پہلے اسے وہاں ڈراپ کیا اور پھر آفیس آگیا۔ وہ اپنے گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بیٹا سب خیریت ہے نا؟ پہلے تو تم دونوں کبھی بھی بنا بتائے کہیں نہیں گئے۔ وہ پریشان لگ رہی تھیں۔

آپ کو ایسا لگتا ہے کہ ایسا کچھ ہو سکتا اور آپ کو نہ بتاؤں۔ امی سب خیریت ہے بلکہ وہ مجھے کافی دنوں سے کہہ رہی تھی جانے کا۔ وہ ماں کو مطمئن کرنا چاہتا تھا اور ایک دو باتیں کہہ کر اس نے فون رکھ دیا۔

اسے ایل پر دکھ بھی تھا اور غصہ بھی آ رہا تھا وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی قصور وار بن گیا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے ایل کو فون ملایا بیل جاتی رہی لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا۔ دوبارہ کال ملائی تو اس نے کافی دیر بعد فون اٹھایا۔

ہیلو! وہ بھگی آواز میں بولی۔

ایل فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟ آخر کیوں مجھے اور خود کو اذیت دے رہی ہوں؟ وہ خود بھی پریشان تھا۔

آخر آپ میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ وہ سفاکی سے بولی۔

نہیں چھوڑ سکتا۔

چلے جائیں میری زندگی سے۔ وہ بے حسی سے بولی۔

چلا جاؤں؟ دائم نے دہرایا۔

جی ہاں۔

ٹھیک ہے چلا جاؤں گا فکر نہیں کرو تم۔ گھر کسی کو کچھ بھی نہیں بتانا میں نہیں چاہتا سب پریشان ہو۔ یہ آخری بات تھی جو دائم نے اس سے کی تھی اور فون رکھ دیا۔



جب دائم اسے چھوڑ کر گیا تھا خالہ اس وقت سو رہی تھی باقی سب بھی سو رہے تھے۔ گاڑ اسے جانتا تھا سو وہ اندر آئی اور جس کمرے میں رہتی تھی وہاں چلی گئی۔ نہ جانے کتنی دیر تک وہ روتی رہی پھر آنسو بند ہو گئے جب دائم کی کال آئی تو آنسو پھر آنا شروع ہو گئے۔ کال سننے اور فون رکھنے کے بعد وہ واشروم گئی اور فریش ہو کر باہر آئی۔ تب ہیں خالہ آ گئیں اور اسے دیکھ کر بہت حیران ہوئی ایل اب تک سمنجھل چکی تھی سو اس نے خالہ کو مطمئن کر دیا۔



وہ جب میٹنگ سے فری ہوا تو فرقان صاحب نے اسے اپنے آفس روم میں بلوالیا۔

جی پایا آپ نے بلایا وہ ناک کرتا اندر آ گیا۔

ہاں دائم دراصل تم سے ایک بات کرنی تھی وہ اسے اندر بلاتے ہوئے بولے وہ ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

دائم دراصل لندن میں جو ہمارا بزنس تھا وہ کاپی لاسٹ میں جا رہا ہے وہاں چند ایک میٹنگز بھی تھیں۔ یہاں پر بھی کافی کام ہے تو میں سوچ رہا تھا ہم میں سے ایک کو جانا ہوگا۔ فرقان صاحب کی بات سن کر وہ سمجھداری سے سر ہلاتا ہوا بولا۔

ٹھیک ہیں پاپا آپ فکر نہیں کریں میں چلا جاتا ہوں وہاں سب سنبھال لوں گا۔ وہ انہیں تسلی دیتا ہوا بولا۔

ٹھیک ہے بیٹا میں نے ٹکٹ بک کروا دی تھی تم چاہو تو ایل کو بھی ساتھ لے جاؤ وہاں کافی دن لگ جائیں گے۔ وہ جانتے تھے دائم اور ایل میں کتنی محبت تھی۔

نہیں پاپا اس کی ضرورت نہیں میں کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں جلدی آ جاؤں گا۔ دائم جانتا تھا ایل اس وقت بالکل بھی نہیں جائے گی۔

ٹھیک ہے پھر تیاری کر لو صبح تمہاری فلائٹ ہے۔

اوکے پاپا۔ وہ اٹھ کر باہر آ گیا۔



سمیعہ اس کے جانے پر بالکل راضی نہ تھی مگر کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ دائم نے رات کو ہی اپنی پیکنگ کر لی اور صبح ہوتے ہی سب کو الوداع کرتا لندن کے لیے روانہ ہو گیا۔ کسی کو معلوم نہ تھا ایل اور اس کے بیچ کیا معاملہ ہے؟ لندن جا کر وہ بہت مصروف ہو گیا لیکن اس مصروفیت میں بھی اس نے ٹائم نکال کر ماریہ سے بات کی اور اسے ساری بات بتا دی ماریہ کو ایل پر غصہ آیا۔

لیکن دائم نے اسے خاموش رہنے کو کہا اور ماریہ کے ذریعے شہری اور کیتھی کے لیے اپارٹمنٹ کا انتظار کروایا۔ ان دنوں اس نے ایل سے کوئی رابطہ نہ کیا وہاں سے کچھ وقت دینا چاہتا تھا کہ وہ اپنی بیوقوفی کے بارے میں سوچے۔



دائم کے جانے کی خبر جب اسے ملی تو ایک دم اس کا دل خالی ہو گیا۔ یہ اس نے کیا کر دیا اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی محبت کو دور کر دیا۔ شہری والی بات اسے بالکل بھول گئی بس یاد رہا تو اتنا کہ دائم اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ اب اس سے مزید خالہ کے گھر نہیں رہا گیا اور وہ واپس

اپنے گھر آگئی۔ یہاں پر گھر والوں کو مطمئن کرنا الگ مسئلہ تھا لیکن اس نے سب کو مطمئن کر دیا لیکن اپنے دل کو کیسے مطمئن کرتی۔



تو آپ ایل پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اسے چھوڑ کر گئے ہیں؟ ماریہ اس کی ساری بات سمجھتے ہوئے میں بولی۔

ہاں کیونکہ اس نے جو کیا غلط کیا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ہاں یہ ٹھیک بھی ہے اس طرح سے سمجھ آ جائے گی کہ آئندہ سے نہیں کرنا۔ ماریہ مطمئن تھی۔

تم اس کا خیال رکھنا ماریہ۔ وہ بہت پاگل ہے میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا مگر اسے بتانا نہیں۔ وہ اب بھی ایل کے لیے بہت فکرمند تھا ماریہ کو اپنے بھائی پر بہت پیار آیا۔

یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے بھائی میں اس کا پورا خیال رکھوں گی آپ بھی اپنا خیال رکھنا۔ وہ فون رکھتے ہوئے بولی۔



دن کیسے گزر رہے تھے ایل کو کوئی ہوش نہیں تھا دائم کے بغیر تو سب کچھ بھی خالی لگ رہا تھا کئی بار اس کا دل کیا کہ دائم کو فون کرے لیکن اس کی بیوفائی کا سوچ کر اپنا ارادہ بدل لیتی۔ نومبر گزرا اور دسمبر آگیا۔ وہ روز صبح اٹھتے ہی اپنے دائیں جانب دیکھتی مگر دائم وہاں نہیں ہوتا تھا اور روز کی طرح آج بھی ایسا ہی تھا۔ اسے لگتا تھا اب اس کی انا ہار گئی تھی۔ بس اب مزید وہ دائم سے دور نہیں رہ سکتی تھی وہ آج ہی اسے فون کرے گی اس نے طے کر لیا تھا۔ پھر وہ پارک گئی اور جب واپس آئی تو چکرا کر گر گئی۔



جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ اپنے بیڈروم میں تھی اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو ماریہ کو سامنے پا کر وہ بہت خوش ہوئی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور ماریہ کو گلے لگایا۔

ماریہ تم آ گئی۔ وہ محبت سے بولی۔

سرپرائز۔۔ وہ خوشی سے چمکی۔

میں نے تمہیں کتنا مس کی۔ تم بھی اپنے بھائی کی طرح مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ وہ خفگی سے بولی اور ماریہ ہنس دی۔

میرا خیال ہے بھائی نے تمہیں نہیں بلکہ تم نے بھائی کو چھوڑنے کا کہا تھا۔ وہ اب سنجیدگی سے بولی ایل حیران رہ گئی کیا ماریہ کو سب پتا تھا۔

وہ سب میں نے دل سے نہیں کہا تھا ماریہ۔ وہ افسردگی سے بولی۔

بھلے ہی تم نے دل سے نہیں کہا پر بھائی کے دل پر لگانا۔۔۔ وہ بھی اسکے انداز میں بولی اور ایل کو شرمندگی نے آن گھیرا۔

چلو تم اب پریشان نہیں ہو اگر بھائی کے بغیر نہیں رہ سکتی تو انہیں کال کرو اور واپس بلا لو۔ ماریہ نے اسے آسان حل بتایا۔

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی۔

کوشش نہیں یہ کرنا ہے میری جان۔ ماریہ زور دے کر بولی۔

اوکے۔ ایل مسکرا دی۔

میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔ ماریہ اٹھ کر چلی گئی۔

اسے کھانا کھلا کر پھر ماریہ چائے بنا لائی۔

ایل چائے پیو پھر تیار ہو جاو۔ ماریہ نے کہا۔

تیار لیکن کیوں؟ ایل حیران ہوئی۔ کیا مطلب کیوں ابھی کافی دیر پہلے تم چکرا کر گرمی تھی پتا ہے امی اور آنٹی کتنی پریشان ہیں امی نے ڈاکٹر سے اپائنٹ لے لی ہے لیا ڈاکٹر کی طرف جانا ہے ماریہ رسان سے بولی۔

اچھا وہ اکتا کر بولی۔

چلو اب اٹھ کر تیار ہو جاؤ وہ اس کے کپڑے نکالنے لگی۔



جب وہ ڈاکٹر کے ہاں سے واپس آئی تو بہت چپ چپ تھی لیکن سمیعہ بیگم کے چہرے پر بہت پیاری مسکان تھی۔

ماریہ پانی تو پلاو۔ انہوں نے ماریہ کو آواز دے کر کہا وہ فوراً پانی کا گلاس لے کر حاضر ہوئی۔ کیا کہا ڈاکٹر نے؟ مومنہ نے پوچھا۔

ہمارا شک صحیح تھا مومنہ وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔ یہ سن کر تو مومنہ فرط جذبات سے کھل اٹھیں یوں جیسے انہیں پتا ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو وہ آگے بڑھیں اور اکمل کو پیار کرنے لگیں اور اس کا ماتھا چوما۔

بڑا پیارا رہا ہے آنٹی! خیریت ہے کیا کوئی مجھے بھی کچھ بتائے گا۔ ماریہ بے چین ہوئی۔

تم مچھو بننے والی ہوں ماریہ۔ سمیعہ مسکرا کر بولیں۔ یہ سن کر ماریہ کی آنکھیں چمک اٹھیں وہ آگے بڑھی اور ایل کو زور سے گلے لگایا۔

ارے آرام سے۔ سمیعہ تنبیہ کرتے ہوئے بولیں۔

گھر میں سب ہی بہت خوش تھے سوائے ایل کے وہ کچھ بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی اسے صرف دائم واپس چاہیے تھا پھر وہ اس خوشی بودایم کے ساتھ مل کر سلیپٹ کرے گی اس نے فون اٹھایا اور دائم کا نمبر نکال کر کال ملانے کا سوچا۔ کال کے بٹن پر ہاتھ رکھتے ہی اس نے بیک کر دیا نہ جانے کیوں اس میں ہمت نہ ہوئی۔ اس نے دائم کو کتنا ہٹ کیا تھا۔ دکھ اسے ابھی بھی تھا کہ دائم نے بے وفائی کی تھی لیکن اس کی محبت بے وفائی پر حاوی آگئی تھی۔ وہ اتنا غصہ کرنے کی بجائے آرام سے بھی تو اس سے پوچھ سکتی تھی مگر دائم نے پھر بھی تحمل سے کام لیا تھا جب وہ آئے گا تو دائم سے یہ بات کلیئر کر لے گی یہ بات سوچ کر وہ پرسکون ہو گئی۔



رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی اس کا جی بہت گھبرا رہا تھا وہ نیچے لاؤنج میں آگئی اور صوفے پر بیٹھ گئی تمہیں پی ٹی سی ایل پر رنگ ہوئی اس نے فون اٹھایا۔
ہیلو وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

کیا یہ دائم صاحب کا گھر ہے؟ وہ کوئی مردانہ آواز تھی۔

جی اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا۔

Mam I am sorry to say that he is injured due to an
.accident. His condition is so critical

(محترمہ مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ زخمی ہیں ان کی
حالت بہت نازک ہے)

فون اس کے ہاتھ سے گر گیا اور وہ اپنے حواس ہونے لگی جیسے ہوا میں سے ایک دم آکسیجن کم
ہو گئی ہو اس سے مزید وہاں رہا نہیں گیا وہ گیٹ کا دروازہ کھول کے باہر نکل آئی۔ اتنی
سردی میں بھی اسے احساس ہوا کہ باہر ٹھنڈ ہے وہ گھر کا بیرونی گیٹ عبور کرتی باہر نکل آئی
اور اسے یہ احساس نہ ہوا کہ اس وقت باہر نکلنا بے وقوفی تھی آنسو بے آواز اس کی آنکھوں

سے نکلنے لگے اس کا رخ پارک کی جانب تھا نہ جانے کیوں۔ مگر راستے میں آتی گاڑی کو وہ دیکھ نہ سکی چکرا کر گر گئی اور اپنے حواس کھوٹی گئی۔



جب اس کی حس بیدار ہوئی تو اس نے خود کو بستر پایا آہستہ آہستہ اس کے حواس بحال ہونے لگے پھر اس نے آنکھیں کھولیں وہ اپنے بیڈ روم میں تھی۔ وہ بستر ہٹا کر ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور دروازے کی جانب بھاگی لیکن کوئی باہر سے اندر داخل ہو رہا تھا وہ بہت بری طرح اس سے ٹکرائی کے ایک دم اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ ٹکرانے والے نے اسے پکڑ کر سنبھال لیا تھا اینیمل نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو دائم کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران رہ گئی اس آنکھیں بھیگ گئی۔ وہ ایل کو دیکھ کر مسکرایا۔ لیکن وہ مسکرا نہ سکی بلکہ اس کی بجائے اس نے دائم کا گریبان پکڑ لیا۔

کہاں چلے گئے تھے آپ مجھے چھوڑ کر؟ وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی فرط جذبات سے اس کی آواز صحیح نہیں نکل رہی تھی۔

آپ جانتے ہیں میں نے کیسے دن گزارے ہیں؟ کچھ اندازہ ہے آپ کو؟ وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

یہ تمہاری ہی خواہش تھی۔ وہ نرمی سے اپنا گریبان اس سے چھڑواتے ہوئے بولا۔

میں۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔ دائم۔ آپ کو کچھ ہوا تو نہیں؟ وہ حیران پریشان ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اسے کل رات والا فون یاد آیا۔

بھلا مجھے کیا ہونا تھا؟ وہ الٹا حیران ہوا۔

اور یہ تم آدھی رات کو بے وقوفوں کی طرح باہر کیا کرنے گئی تھی اگر کچھ ہو جاتا تو؟ وہ اسے ڈانٹتے ہوئے پوچھنے لگا۔

دائم۔ وہ کل رات کو کال آئی تھی کہ آپکا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تو میں بہت ڈر گئی تھی اور آپکو ڈھونڈنے آئی تھی۔ وہ اب تھوڑا سنبھل کر بولی۔ دائم اسے بیڈ پر بیٹھانے لگا۔

یہاں بیٹھو اور میری بات سنو۔ ہماری فلائٹ میں ایک اور دائم تھا اسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو انہوں نے غلطی سے یہاں کال کر دی۔ وہ اسکے گالوں پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔ ایل اب سنبھل چکی تھی لیکن پھر بھی اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

یہ کیا تم رو کیوں رہی ہو؟ وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

میں بہت بری ہوں دائم بہت بری۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ آپ میری وجہ سے چلے گئے تھے نہ۔ ایل نے اسے سینے پر سر رکھ لیا۔ اس کے آنسوؤں کی پھوار دائم کے سینے پر لگی۔

آپ کی بات نہیں ہے ایل میں تمہیں کبھی چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اب تم پلیز چپ ہو جاؤ۔ وہ اسے خود سے علیحدہ کرتے ہوئے بولا۔

شکر ہے دائم آپ آگئے ورنہ میں تو بہت ڈر گئی تھی۔ وہ اب بھی بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔

میں تو یہاں کوئی خوشخبری سن کر آیا تھا لیکن تم نے تو اپنے آنسو سے میرا استقبال کیا۔ وہ بظاہر ناراضگی سے بولا اور اسکی بات پر ایل مسکرا دی۔

اوہ۔۔ شکر ہے یار تم مسکرائی تو سہی اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں۔ وہ اب بھی ناراض لگتا تھا۔

مجھے کسی بات کا ہوش نہیں بس آپ کا انتظار تھا وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

تم نہیں جانتی ایل میں کتنا خوش ہوں۔ وہ اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا وہ واقعی بہت خوش تھا۔

میں بھی وہ بس اتنا ہی بولی۔ تب ہی دروازے پر دستک ہوئی اور ماریہ اندر آئی۔

ایمل آٹھ گئی شکر ہے تمہیں ہوش آگیا ہم سب کتنے پریشان تھے۔ وہ واقعتاً پریشان تھی۔

ہاں میں ٹھیک ہوں اب۔ وہ دائم کو دیکھتے ہوئے بولی۔

دیکھا بھائی میں نے کہا تھا کہ ایمل بڑا یاد کرتی ہے آپ کو۔ وہ دائم کو دیکھتے ہوئے ہنس کر بولی۔

تم نے صحیح کہا تھا ماریہ وہ ایمل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اچھا بھائی امی کہہ رہی ہیں کھانا ریڈی ہے آپ نیچے آجائیں یہاں یہیں لے آؤں۔ وہ ایمل کی طبیعت کی وجہ سے بولی۔

یہی لے آؤ۔ دائم نے کہا۔

یہاں کیوں؟ ہم سب کے ساتھ کھائیں گے۔ ایمل ان دونوں کو گھور کر بولی۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایمل۔ وہ اس کی بکھری حالت دیکھ کر بولا۔

میں کوئی مریضہ نہیں ہوں ہاں میں بھی نیچے چلوں گی۔ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

ماریہ اور دائم دونوں ہنس دیے اس میں پرانی ایمل لوٹ آئی تھی۔



دائم کو واپس آئے ایک ماہ ہو گیا تھا بظاہر سب نارمل تھا ایل اور دائم نے شہری کے متعلق کوئی بات نہ کی تھی وہ ایل کا حد سے زیادہ خیال رکھتا تھا لیکن پھر بھی ایک کمی تھی شاید۔ آج سنڈے کا دن تھا اور دائم کی آفس سے چھٹی تھی۔

گھر میں دائم اور ایل کے سوا کوئی نہیں تھا سب ایل کے نانا کی برسی پر لاہور گئے ہوئے تھے ایل کچن میں دائم کا پسندیدہ چکن منچورین بنا رہی تھی جب دائم کچن میں داخل ہوا۔ کیا کر رہی ہو ابی؟ وہ اب اکثر ایل کو ابی کہتا تھا۔

آپکا فیورٹ کھانا بنا رہی ہوں۔ وہ چمچ ہلاتے ہوئے بولی۔

چھوڑو یہ سب۔ میں نے کہا تمہاناں تم کوئی کام نہیں کرو گی۔ وہ اس کے ہاتھ سے چمچ لیتا ہوا بولا وہ حیران گئی۔

اتنے سے کام سے کیا ہوتا ہے مجھے بنانے دیں۔ وہ ناراضگی سے بولی۔

تم یہاں بیٹھو میں بنا لوں گا۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل تک لے آیا اور زبردستی کرسی پر بٹھا

دیا۔

یہ اچھا ہے آپ ہمیشہ سب کچھ خود بناتے ہیں مجھے کچھ بھی نہیں بنا دیتے۔ وہ خفا ہو کر بولی اور دائم ہنسنے لگا۔ وہ بہت ہی کٹیڑنگ اور پیار کرنے والا شوہر تھا ایل کو اب اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا۔ وہ ہر رشتے میں بہت ہی لونگ نیچر کا تھا۔ انہوں نے مل کر کھانا کھایا کھانا کھا کر ایل کمرے میں آئی تو دائم بھی اسکے پیچھے چلا آیا۔ ایل کی نظر دراز میں پڑی گھڑی پر پڑی۔ کیا دیکھ رہی ہو؟

کچھ نہیں۔ وہ دراز بند کرتے ہوئے بولی۔

اب بھی کچھ نہیں پوچھوں گی ایل؟ وہ جانتا تھا ایل کافی دیر تک۔ کچھ چھپا نہیں سکتی تھی وہ شہری والی بات دائم سے پوچھ نہیں پا رہی تھی۔

میں بہت اذیت سے گزر رہی ہوں دائم۔ میں نے کبھی سوچا نہیں تھا دائم اس طرح سے کوئی ہمارے بیچ آ جائے گا۔ کیا آپ واقعی شہری سے پیار کرتے تھے؟ وہ ڈرے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگی دائم نے اب حیرانگی کے بجائے مسکرا کر اسے دیکھا۔

یہاں آؤ میرے پاس۔ وہ پیار سے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے بولا وہ بیڈ پر اسکے پاس بیٹھ گئی۔ دائم نے محبت سے اسکے دونوں ہاتھ تھامے۔

اب بتاؤ آخر تم نے ایسا کیا دیکھا تھا جو مجھ سے اتنی بدگمان ہو گئی تھی؟ وہ ایل سے پوچھنے لگا تو ایل نے دائم اور شہری کی سنی ہوئی ساری بات اسے بتا دی اور دائم اسکی بات سن کر پوری بات سمجھ گیا۔

اوہ۔ تو یہ بات ہے ورنہ میں تو ڈر ہی گیا تھا پتا نہیں کیا بات ہے۔ وہ بالکل نارمل انداز میں بولا ایل نے غصے سے دیکھا اور اپنے ہاتھ چھڑ کے اٹھنے لگی۔
تو آپ کے لیے یہ نارمل بات ہے؟ وہ غصے میں آ گئی۔

میری بات تحمل سے سنو ابی۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھاتے ہوئے بولا۔
ایل اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم ادھوری باتیں سن کر خود سے اس کا مطلب بنا لیتے ہیں تم جو بھی سنا تمہیں لگا وہ سب سچ ہے لیکن تم نے پوری بات نہیں سنی۔ ایل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

ہماری کلاس میں ایک لڑکا تھا جارج شہری اسے بہت پسند کرتی تھی وہ بھی شہری کو لائیک کرتا تھا اور دونوں نے شادی کا فیصلہ کر لیا۔ جارج مسلمان نہیں تھا جب شہری کے پیرنٹس کو پتہ چلا تو انہوں نے اسے بہت سمجھایا میں نے بھی سمجھایا لیکن وہ نہ مانی۔ اس کے پیرنٹس نے شہری سے تعلق ختم کر دیا۔ ہماری کلاس میں ایک لڑکا عمر تھا جو کہ پاکستانی تھا وہ شہری سے

محبت کرتا تھا اس نے مجھ سے کئی بار کہا کہ اسے کہوں۔ جب میں نے شہری کو بتایا تو اس نے انکار کر دیا یہ میری آفر تھی شاہری کے لیے جو اس دن تم۔ نے سنی تھی۔ وہ سانس لینے کو رکا۔

شہری نے جارج سے شادی کر لی اور پھر دو سال بعد ہی انکی علیحدگی ہو گئی۔

جب میں پاکستان واپس آیا تو کچھ عرصے بعد وہ بھی پاکستان واپس آ گئی وہ اپنی بیٹی جارج سے واپس لینا چاہتی تھی اور میں نے اسکی ہیلپ کی تھی اور عمر آج بھی اس سے شادی کرنا چاہتا ہے یہی ساری بات ہے۔ وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا اور ساری بات سن کر ایل کو شرمندگی نے آن گھیرا۔ اس نے نظریں جھکا لیں۔

آئی ایم سوری دائم میں نے آپکو کتنا غلط سمجھا۔ وہ شرمندگی سے بولی۔

ہاں سوری تو تمہیں واقعی کرنی چاہیے وہ سنجیدگی سے بولا۔ اور اس بار میں تمہیں اتنی جلدی معاف نہیں کروں گا۔ ایل دائم کو دیکھ کر حیران رہ گئی کیونکہ وہ پہلے کبھی ایسا نہیں کہتا تھا۔

تو مجھے کیا کرنا ہوگا جو آپ مجھے جلدی معاف کر دیں گے؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔

تمہیں میرے ساتھ بیٹھ کر اڑھائی گھنٹے کی ہارر مووی دیکھنی پڑے گی۔ وہ اب شرارت سے بولا

ایمل نے اس کی شرارت سمجھ کر پاس پڑا تکیہ اٹھا کر دائم کو دے مارا۔

دائم۔ - وہ غصے سے بولی اور وہ تکیہ پکڑنا ہوا ہنس پڑا۔

اچھا یہ بتاؤ دراز میں کیا دیکھ رہی تھی؟ وہ اب دراز کی جانب اشارہ کرتے تھے پوچھنے لگا۔

ایمل جواب دینے کی بجائے اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل تک آئی دراز کھول کر گھڑی نکالی اور واپس دائم کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

یہ کیا ہے؟ گھڑی؟ وہ ڈبی دیکھتے ہوئے بولا۔

ایمل نے ڈبی کھولی اور گھڑی باہر نکالی۔ اس نے دائم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں سے گھڑی دائم کو پہنا دی۔ ایمل کے اس عمل پر وہ حد سے زیادہ خوش ہوا۔

واؤ ابی۔ - اُس سو بیوٹی فل۔ مجھے نہیں معلوم تھا میری بیوی میری لیے گفٹ بھی خرید سکتی ہے۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر شرارت سے بولا۔

ہونہ۔ آپ کو کیا پتا آپکی بیوی نے یہ گھڑی شادی سے پہلے آپ کے لیے لی تھی۔ وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

اچھا جی تو بھی دی کیوں نہیں وہ اسی کے انداز میں بولا۔

بس کچھ باتیں تھی جس کی وجہ سے ارادہ ملتوی کر دیا وہ تحمل سے بولی۔

اور میں جب جب یہ گھڑی دراز میں دیکھتا تھا تو سوچتا تھا پتا نہیں کب میری بدنصیب کلائی کو یہ گھڑی نصیب ہوگی۔ وہ شرارت سے بولا اور ایل حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

تو کیا آپ کو معلوم تھا بی بی میں نے آپ کے لئے رکھی ہے؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

ہاں بالکل معلوم تھا میں تو بس تمہاری جانب سے پہل کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا ایل مسکرانے لگی دائم بھی مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

یوں لگتا تھا جیسے حبس کے بعد بہار کا موسم آگیا ہو اور ساری بدگمانیاں بہار کے آنے سے پہلے ہی رخصت ہو گئی ہو۔



چند ماہ بعد:

وہ سب پچھلے چوبیس گھنٹے سے ہاسپٹل میں تھے کل رات ایل کی اچانک طبیعت خراب ہوئی تھی۔ مومنہ اور سمیعہ مسلسل دعائیں مانگ رہی تھیں۔ دائم ایل کے لیے وہ بہت فکر مند

تھا۔

کچھ ہی دیر میں نرس باہر آئی اس کے ہاتھ میں ایک ننھا سا وجود تھا وہ سب اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

مبارک ہو آپ کا بیٹا ہوا ہے۔ نرس نے بچہ دائم کو پکڑاتے ہوئے کہا۔ اور اسے ہاتھ میں لیتے ہوئے دائم کو ایک عجیب سا احساس ہوا باپ بننے کی خوشی بھی کتنی پیاری تھی۔

ایمل ٹھیک ہے؟ اس نے نرس سے پوچھا کیا میں اس سے مل سکتا ہوں؟
جی آپ مل سکتے ہیں۔

دائم نے بچے کا ماتھا چوما اور اسے پیار کرنے لگا سمیعہ اور مومنہ آگے بڑھیں اور بچے کو پیار کرنے لگی۔ ماریہ اور فرقان صاحب گھر پر تھے دائم بچے کو لیتا اندر داخل ہوا۔ وہ بستر پر لیٹی ہوئی تھی اور دائم کو دیکھ کر مسکرا دی۔

تم ٹھیک ہو ایمل؟ وہ اس کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ ایمل نے اثبات میں سر ہلا دیا تب ہی مومنہ اور سمیعہ اندر داخل ہوئی اور ایمل کو پیار کرنے لگیں۔ بچہ دائم کے ہاتھ میں رونے لگا تب ہی سمیعہ نے اسے دائم کے ہاتھ سے لیا اور ایمل کو پکڑا دیا۔

یہ لمحہ سب کے لیے باعث فرط تھا جب ایمل نے بچے کو تھاما تو اس کے لئے بھی ایک نئی اور انجانی خوشی تھی۔ بچے کو پیار کرتی ایمل کو دیکھ کر دائم بھی مسکرا دیا اور یہ لمحہ کیمیرے کی آنکھ

میں ہمیشہ کے لئے میں محفوظ کر لیا۔ یوں لگتا تھا جیسے زندگی مکمل ہو گئی ہو اب اس پر سجدہ شکر واجب تھا۔



ختم شد



اردو میٹریل

Classic Urdu Material